شمارہ نمبر ۴

وَقُل جَاءَ الحَقُّ وَزَهَقَ البَاطِلُ ۚ إِنَّ البَاطِلَ كَانَ زَهُوقاً

دسمبر ۲۰۱۷ء
جنوری ۲۰۱۸ء



دوماہی مجلّہ

الاجماع

- نماز میں قہقہہ لگانے سے نماز کے ساتھ وضو بھی ٹوٹ جائے گا۔
- امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام سفیان ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ثقہ ہیں۔
- حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سینہ پر ہاتھ باندھنے کی تفسیر ثابت نہیں (کفایت اللہ سنابلی کو جواب)
- کتاب الآثار امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت ہے (زبیر علی زئی کو جواب)
- امام موفق بن احمد المکی رحمۃ اللہ علیہ صدوق ہے (زبیر علی زئی اور غیر مقلدین کو جواب)



ناشر: الاجماع فاؤنڈیشن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نماز میں قہقہہ لگانے سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

مولانا نذیر الدین قاسمی

معتبر احادیث سے ثابت ہے کہ نماز میں قہقہہ لگانا(یعنی ٹھاٹھیں مار) کر ہنسنے سے نماز کے ساتھ وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ دلائل درج ذیل ہیں :

دلیل نمبر۱ :

- امام ابن عدیؒ(م ۳۶۵ھ)فرماتے ہیں کہ :

حدثناه ابن جوصا،حدثنا عطیة بن بقیة ،حدثنا ابی ،حدثنا عمرو بن قیس السکونی عن عطاء ،عن ابن عمر قال:قال رسول اللہ ﷺ من ضحک فی صلاۃ قہقہۃ فلیعد الوضوء والصلاۃ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:کہ جو کوئی نماز میں قہقہہ لگائے تو وہ اپنے وضو اور نماز کو لوٹائے۔(**الکامل لابن عدی ج:۴ص:۱۰۱**،واسنادہ حسن) اسکین ملاحظہ فرمائے

الكامل في ضعفاء الرجال

تأليف
الإمام الحافظ أبي أحمد عبد الله بن عدي الجرجاني
المتوفى سنة ٣٦٥هـ

تحقيق وتعليق
الشيخ عادل أحمد عبد الموجود — الشيخ علي محمد معوض

شارك في تحقيقه
الأستاذ الدكتور عبد الفتاح أبو سنة
جامعة الأزهر

الجزء الرابع

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

ذكر ما روى ذلك عن الحسن البصري — الجزء الرابع — (١٠١)

الزهري عنه عن الحسن فقال في هذه الرواية: عن أنس بن مالك والبلاء في هذه الرواية من سفيان بن محمد الفزاري، فإنه ضعيف، يجيء ذكره فيمن اسمه «سفيان» إن شاء الله، وقد اختلف أيضًا في هذا الحديث على الحسن ثلاثة ألوان، فأحد ذلك[1]:

ثنا زيد بن عبدالله بن زيد الفارض[2]، ثنا كثير بن عبيد، ثنا بقية، عن محمد الخزاعي عن الحسين، عن عمران بن حصين أن النبي ﷺ قال لرجل ضحك: «أعِدْ وضُوءَكَ».

قال ابن عدي: ومحمد الخزاعي هذا هو من مجهولي مشايخ بقية، ويقال: عن بقية في هذا الحديث عن محمد بن راشد، عن الحسن؛ ومحمد بن راشد أيضًا عن الحسن مجهول.

ثنا ابن صاعد، ثنا محمد بن عيسى بن حيان، ثنا الحسن بن قتيبة، ثنا عمرو بن قيس، عن عمرو بن عبيد، عن الحسن، عن عمران بن حصين، عن النبي ﷺ قال: «إذَا قَهْقَهَ أعَادَ الوضُوءَ والصَّلاةَ»، كذا قال في هذا الإسناد: عن عمرو بن قيس، عن عمرو بن عبيد وإنما هو عن عمر بن قيس، وهوالسكوني الحمصي، عن عمرو بن عبيد.

ثناه عمر بن سنان المنبجي، ثنا عبدالوهاب بن الضحاك، ثنا إسماعيل بن عياش عن عمرو بن قيس، عن عمرو بن عبيد، عن الحسن، عن عمران بن حصين الخزاعي، سمعت رسول الله ﷺ يقول: «مَنْ ضَحِكَ في الصَّلاةِ قَهْقَهَةً[3] فَلْيُعِدِ الوضُوءَ والصَّلاةَ».

وروى بقية عن عمرو بن قيس، عن عطاء، عن ابن عمر، عن النبي ﷺ.

ثنا ابن جوصاء، ثنا عطية بن بقية، حدثني أبي، ثنا عمرو بن قيس السكوني، عن عطاء، عن ابن عمر قال: قال رسول الله ﷺ: «مَنْ ضَحِكَ فِي صَلاةٍ قَهْقَهَةً فَلْيُعِدِ الوضُوءَ والصَّلاةَ».

واللون الثاني عن الحسن:

١ـ في هـ: الثلاثة.
٢ـ في ل: قال: ثنا.
٣ـ في ل، هـ: كركرة.

سند کے رواۃ کی تفصیل یہ ہے :

۱) امام ابواحمد بن عدیؒ (م ۳۶۵ھ) مشہور ثقہ ،حافظ اور ائمہ جرح وتعدیل میں سے ہیں۔**(تاریخ الاسلام ج:۸ص:۲۴۰)**

۲) ابن جوصاؒ جن کا پورانام امام حافظ احمد بن عمیر بن یوسف بن جوصاؒ **(م ۳۲۰ھ)** ہے۔وہ ثقہ ،حافظ اور امام اہل حدیث ہیں۔**(کتاب الثقات للقاسم ج:۱ص:۴۴۹،لسان المیزان ج:۱ص:۵۶۶،سیر اعلام النبلاء ج:۱۵ص:۱۵،الدلیل المغنی ص:۱۰۶)**

۳) عطیہ بن بقیہ بن الولیدؒ **(م ۲۶۵ھ)** بھی جمہور کے نزدیک ثقہ ہیں ،انہیں ابن حبانؒ اور قاسم بن قطلوبغاؒ نے ثقات میں شمار کیا ہے۔امام ابن ابی حاتمؒ نے ان سے روایت لی ہے اور غیر مقلدین کے نزدیک ابن ابی حاتمؒ صرف ثقہ سے ہی روایت لیتے ہیں۔**(انوار البدر ص:۱۲۴)** نیز ،انہوں نے یہ بھی کہا کہ"محلہ الصدق و کانت فیہ غفلة" ان کا معاملہ سچا ہے اور ان میں کچھ غفلت ہے۔**(کتاب الثقات لابن حبان ج : ۸ص:۵۲۷،کتاب الثقات للقاسم ج:۷ص:۱۴۵)** امام ابوعوانہؒ نے آپ کی روایت کو صحیح اور حافظ ہیثمیؒ نے حسن کہا ہے۔**(صحیح ابوعوانہ حدیث نمبر:۷۸۹۰،المعجم الکبیر للطبرانی ج:۱ ص:۱۸۲، مجمع الزوائد ج:۹ص:۳۰۵،حدیث نمبر: ۱۵۶۶۹)** اور غیر مقلدین کا اصول ہے کہ محدث کا کسی حدیث کی تصحیح وتحسین کرنا ،اس حدیث کے ہر ہر راوی کی توثیق ہوتی ہے۔**(نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام:ص۱۷،انوار البدر:ص۲۷)** معلوم ہوا کہ امام ابوعوانہؒ اور حافظ ہیثمیؒ کے نزدیک عطیہ بن بقیہ ثقہ ہیں۔

نیز عطیہ بن بقیہ بن الولیدؒ کا علم ہونے کے باوجود ،امام ابن عدیؒ نے الکامل میں آپ کے ترجمے کو ذکر نہیں کیا ہے ،اور اہل حدیث حضرات کا اصول ہے کہ جس راوی کا ترجمہ ،امام ابن عدیؒ اپنی کتاب الکامل میں ذکر نہ کریں ،وہ ابن عدیؒ کے نزدیک ثقہ ہوتا ہے۔**(انوار البدر ص:۲۲۴،۲۲۵)** ثابت ہوا کہ ابن عدیؒ کے نزدیک یہ راوی ثقہ ہے۔[1]

---

[1] ابن حبانؒ نے انہیں ثقات میں شمار کرنے کے بعد کہا کہ "یخطئی ویغرب یعتبر حدیثہ اذا روی عن ابیہ غیر الاشیاء المدلسة" وہ خطا کرتے ہیں اور غریب روایات لاتے ہیں،(اور) ان کی حدیثوں کا اعتبار اس وقت ہوگا جب وہ اپنے بعد بقیہ بن الولید سے روایت کرے (جس میں ان کے والد نے) تدلیس نہ کی ہو۔**(کتاب الثقات لابن حبان ج:۸ص: ۵۲۷)**

۴) بقیہ بن الولید(م ۱۹۷ھ) کے بارے میں فیصلہ کن قول یہی ہے کہ جب وہ ثقہ راویوں سے (یعنی معروف روات سے) سماع کی تصریح کریں تو وہ جمہور نزدیک ثقہ ہیں۔**(الکاشف رقم: ۶۱۹)**

نیز اگر بقیہؒ کا کوئی ثقہ راوی متابع یا شاہد مل جائے تو اس صورت میں بھی بقیہ بن الولیدؒ پر تدلیس کا الزام مردود ہوگا اور وہ ثقہ ہوں گے۔ واللہ اعلم

تنبیہ :

یہاں پر بھی بقیہؒ نے سماع کی تصریح کی ہے اور ان کے شیخ بھی ثقہ ہیں ،جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔[2]

معلوم ہوا کہ ابن حبانؒ کے نزدیک عطیہ بن بقیہ کی روایت کا اعتبار اس وقت ہوگا جب ان کے والد بقیہؒ سماع کی صراحت کردیں۔یہاں اس روایت میں بھی انہوں نے سماع کی صراحت کی ہے ،لہذا یہاں عطیہؒ پر خطاء کا احتمال ختم ہوجا تا ہے اور وہ اس روایت میں ثقہ ہیں۔

نیز "یخطیء"کی جرح کا جواب دیتے ہوئے ،زبیر علی زئی صاحب کہتے ہیں کہ یہ بات سورج کی طرح روشن ہے کہ ثقہ راویوں کو بھی بعض اوقات خطاء لگ جاتی ہے۔لہذا ایسا راوی اگر جمہور کے نزدیک ثقہ ہو ،تو اس کی ثابت شدہ خطاء کو چھوڑ دیا جاتا ہے اور باقی روایتوں میں وہ حسن الحدیث ، صحیح الحدیث ہوتا ہے۔(سینے پر ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام ص:۳۱)اس روایت میں کسی ایک محدث نے بھی صراحت نہیں کی عطیہؒ سے خطاء ہوئی لہذا خود غیر مقلدین کے اصول سے ،یہاں پر وہ حسن الحدیث یا صحیح الحدیث ہیں۔

پھر "**یخطی**"کا ترجمہ کفایت اللہ صاحب 'کبھی کبھار غلطی کرنے والا' کرتے تھے۔**(انوار البدر ص:۱۸۸)** یعنی اہل حدیث حضرات کے اصول سے ،ابن حبانؒ کے نزدیک عطیہ قلیل الخطاء ہیں۔(کبھی کبھار خطاء کرنے والے ہیں)اور خود کفایت اللہ صاحب کے اصول کی روشنی میں قلیل الخطاء کی روایت میں غالب احتمال عدم خطاء کا ہے،اس لئے انکی روایت مقبول ہے۔**(انوار البدر ص:۱۴۷)** لہذا عطیہ بن بقیہؒ پر "**یخطیء**"کی جرح سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔نیز جب جمہور نے عطیہ بن بقیہ بن ولیدؒ کی توثیق کردی ہے۔تو جمہور کے مقابلے میں ابن حبانؒ کی جرح مردود ہے جیسا کہ غیر مقلدین کا اصول ہے۔**(مقالات زبیر علی زئی ج:۶ص:۱۴۳،۱۴۴)** اس لحاظ سے بھی عطیہ بن بقیہؒ ثقہ ہی ثابت ہوتے ہیں۔

[2] اس سے معلوم ہوا کہ ابن الجوزیؒ کا اعتراض کہ:

"اما الطریق الاول ففیہ بقیۃ و من عادتہ التدلیس فکأنہ سمعہ من بعض الضعفاء فحذف اسم ذلک و قد کان لہ رواۃ یسوون الحدیث ویحذفون اسم الضعیف۔" **(التحقیق ج:۱ص: ۱۹۶)**

۵) عمر بن قیس السکونیؒ (م ۱۴۰ھ) سنن اربعہ کے راوی ہیں اور ثقہ ہیں۔(**تقریب رقم :۵۰۹۹**)

۶) امام عطاء بن ابی رباحؒ (م ۱۱۴ھ) ثقہ ہیں اور بخاری اور مسلم کے راوی ہیں۔(**تقریب رقم :۴۵۹۱**)

۷) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ مشہور صحابی رسول ہیں۔(**تقریب**)

معلوم ہوا کہ اس روایت کے تمام روات ثقہ ہیں اور اس کی سند حسن درجے کی ہے ،نیز امام ماردینیؒ (م ۷۵۰ھ) اور امام ابو محمد الزیلعیؒ (م ۷۶۲ھ) نے اس حدیث پر اعتراضات کے جوابات دیکر اسے معتبر ثابت کیا ہے۔(**الجوہر النقی ج:۱ ص:۱۴۷ ،نصب الرایہ ج:۱ص:۴۸**)

وضاحت :

اس معتبر حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ نماز میں اگر کوئی کھکھلا کر ہنسے تو نماز کے ساتھ ساتھ اس کا وضو بھی ٹوٹ جائیگا۔

دلیل نمبر ۲ :

صحیح نہیں ہے۔کیونکہ جمہور ائمہ محدثین نے صراحت کی ہے کہ بقیہؒ جب سماع کی صراحت کردیں تو وہ ثقہ وصدوق ہیں۔جیسا کہ امام ذہبیؒ نے صراحت کی ہے ،جس کا حوالہ اوپر گزرچکا ،اسی طرح امام یعقوب بن شیبہ السدوسیؒ،امام ابن سعدؒ،حافظ عجلیؒ،امام ابوزرعہؒ،امام ابواحمد الحاکمؒ،امام ابن خلفونؒ،امام سمعانیؒ وغیرہ نے صراحت کی ہے کہ بقیہ بن الولیدؒ جب ثقہ سے روایت کریں تو ثقہ ہیں ،ان پر کلام مجہولین سے روایت کرنیکی وجہ سے کیا گیا ہے۔(**تہذیب التہذیب ج:۱ ص:۴۷۶،اکمال تہذیب الکمال ج:۳ص:۷**) بلکہ امام نسائیؒ نے واضح کیا ہے کہ "اذاقال:حدثناوأخبرنافھوثقة" جب بقیہ حدثنا یا اخبرنا کہیں تو وہ ثقہ ہیں۔(**ایضاً**)یہی وجہ ہے کہ امام ماردینیؒ (م ۷۵۰ھ) ابن الجوزیؒ کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ "ھوصدوق وقدصرح بالتحدیث والمدلس الصدوق اذاصرح بذلک زالت تھمة تدلیسه"بقیہ صدوق ہیں ،اور انہوں نے سماع کی صراحت کردی ہے اور صدوق مدلس جب سماع کی صراحت کردے تو اس پر تدلیس کا الزام ختم ہوجاتا ہے ۔(**الجوہر النقی ج:۱ص:۱۴۷**)،حافظ ابو محمد الزیلعیؒ (م ۷۶۲ھ) کہتے ہیں کہ "ھذافیه نظر، لان بقیة صرح فیه بالتحدیث، والمدلس اذاصرح بالتحدیث، وکان صدوقاً، زالت تھمة التدلیس، وبقیة من ھذاالقبیل" (ابن الجوزیؒ کی)یہ بات قابل غور ہے ،اس لیے کہ بقیہؒ نے سماع کی صراحت کردی ہے اور مدلس راوی جب سماع کی صراحت کردے جب وہ راوی صدوق ہو تو اس پر تدلیس کا الزام ختم ہوجائیگا اور بقیہ بن الولیدؒ اسی طرح کے (صدوق مدلس)ہیں۔(**نصب الرایہ ج:۱ص:۴۸**) معلوم ہوا کہ ابن الجوزیؒ کا اعتراض صحیح نہیں ہے۔

- امام طبرانیؒ (م ۳۶۰ھ) فرماتے ہیں کہ :

حدثنا احمد بن زہیر التستری ثنا محمد بن عبدالملک الدقیقی ثنا محمد بن ابی نعیم الواسطی ثنا مہدی بن میمون ثنا ہشام بن حسان عن حفصة بن سیرین عن ابی العالیة عن ابی موسی ،قال : بینما رسول الله ﷺ یصلی بالناس اذدخل رجل فتردی فی حفرة کانت فی المسجد ،وکان فی بصره ضرر فضحک کثیر من القوم وہم فی الصلاة ،فامر رسول الله ص من ضحک ان یعید الوضوء ویعید الصلاة ۔

ایک دفعہ کی بات ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔اتنے میں ایک صاحب مسجد میں داخل ہوئے ،اور مسجد میں موجود ایک گڑھے میں گر گئے۔(ان کی آنکھ میں خرابی تھی)تو کئی لوگ نماز ہی کی حالت میں ہنس پڑے ،تو جو لوگ ہنسے تھے اللہ کے رسول ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنا وضو اور اپنی نماز دہرا لیں ۔(**المعجم الکبیر للطبرانی بحوالہ مجمع الزوائد حدیث نمبر: ۲۴۴۰،ونصب الرایہ: ج:۱ص:۴۷**،حافظ ہیثمیؒ کہتے ہیں کہ "**ورجاله موثقون وفی بعضهم خلاف**" اس روایت کے رجال (رواۃ)ثقہ ہیں اور اس حدیث کی بعض سندوں میں اختلاف ہے)

اسکین:نصب الرایہ

نصب الراية

لأحاديث الهداية

للإمام البارع الحافظ

العلامة جمال الدين أبي محمد عبد الله بن يوسف الزيلعي الحنفي

المتوفى سنة ٧٦٢ھ

رحمه الله تعالى

مع حاشيته النفيسة المهمة

بغية الألمعي في تخريج الزيلعي

وتصحيح أصل النسخة بعناية بالغة من إدارة المجلس العلمي

وزاده تصحيحاً ومقابلة بمخطوطتين

محمد عوامة

دار القبلة للثقافة الإسلامية جدة — مؤسسة الريان للطباعة والنشر والتوزيع — المكتبة المكية

كتاب الطهارات ٤٧

يقومون فيصلون ولا يتوضئون، انتهى. قال ابن المبارك " يعني وهم جلوس "، قال البيهقي [1]: وعلى ذلك حمله الشافعي، لأن اللفظ محتمل، والحاجة إلى هذا التأويل هنا أشد لذكر الغطيط، انتهى. إذ لا يخفق برأسه إلا من نام جالساً. قال ابن القطان في " الوهم والإيهام ": وهذا يرده ما رواه البزار في " مسنده " ٢٣٠ من حديث عبد الأعلى عن شعبة عن قتادة عن أنس، قال: كان أصحاب رسول الله ﷺ ينتظرون الصلاة، فيضعون جنوبهم، فمنهم من ينام، ثم يقوم إلى الصلاة، قال: وهذا كما ترى صحيح من رواية إمام عن شعبة. وقال قاسم بن أصبغ [2]: ثنا محمد بن [3] عبد السلام الخشني ثنا محمد بن يسار [4] ثنا يحيى بن سعيد القطان ثنا شعبة به، قال: وهذا كما ترى صحيح من رواية إمام عن شعبة، واستدل على أن النعاس غير ناقض بما في " الصحيحين " [5] عن ابن عباس أنه ذكر قيامه خلف رسول الله ﷺ ٢٣١ في صلاة الليل، وفيه قال. " فجعلت إذا أغفيت يأخذ بشحمة أذني " الحديث.

الحديث الثاني والعشرون قال النبي ﷺ: « ألا من ضحك منكم قهقهة فليعد الصلاة ٢٣٢ والوضوء جميعاً »، قلت: فيه أحاديث مسندة، وأحاديث مرسلة. أما المسندة فرويت من حديث أبي موسى الأشعري. وأبي هريرة. وعبد الله بن عمر. وأنس بن مالك. وجابر بن عبد الله. وعمران ابن الحصين. وأبي المليح.

أما حديث أبي موسى، فرواه الطبراني [6] في " معجمه " حدثنا أحمد بن زهير ٢٣٣ التستري ثنا محمد بن عبد الملك الدقيقي ثنا محمد [7] بن أبي نعيم الواسطي ثنا مهدي بن ميمون ثنا هشام [8] ابن حسان عن حفصة بنت سيرين عن أبي العالية عن أبي موسى، قال: " بينما رسول الله ﷺ يصلي بالناس إذ دخل رجل فتردى في حفرة كانت في المسجد، - وكان في بصره ضرر - فضحك كثير من القوم وهم في الصلاة، فأمر رسول الله ﷺ وسلم من ضحك أن يعيد الوضوء ويعيد الصلاة "، انتهى.

(١) ص ١٢٠ (٢) أخرجه ابن حزم في " المحلى " ص ٢٢٤ - ج ١١ من حديث قاسم بن الأصبغ ثنا محمد بن عبد السلام الخشني ثنا محمد بن بشار ثنا يحيى، الخ (٣) وفي " الجوهر " ص ١٢٠ - ج ١: محمد بن عبد الرحيم الخشني ثنا محمد بن بشار، والصواب: محمد بن عبد السلام الخشني، راجع له " تذكرة الحفاظ " ص ٢٠٠ ج ٢ (٤) أصل الحديث في الترمذي في " باب الوضوء من النوم " ص ٨٠ من طريق ابن بشار، وليس فيه ذكر الجنوب، والله أعلم، وكذا عند الدارقطني: ص ٤٨ بلفظ: كنا نأتي مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم فننام فلا نحدث لذلك وضوءاً، وقال: صحيح، اه (٥) هذا اللفظ لم أجده في البخاري، إنما هو في مسلم: ص ٢٦١ - ج ١ (٦) قال الهيثمي في " الزوائد " ص ٢٤٦: رواه الطبراني في " الكبير "، وفيه محمد بن عبد الملك الدقيقي، وبقية رجاله موثقون، اه. وقال في ص ٨٢ - ج ٢: رجاله موثقون، وفي بعضهم خلاف اه، قلت: محمد بن عبد الملك، قال النسائي: ثقة، وقال ابن أبي حاتم: سمع منه أبي، وسئل أبي عنه فقال: صدوق، ذكره ابن حبان في الثقات، وقال: مسلمة ثقة قال المقري: ثقة، قال الدارقطني: وقال أبوداود: ولم يكن يحكم العقل " تهذيب " ص ٣١٧ - ج ٩، وثقه مطين، والدارقطني " ميزان " (٧) هو محمد بن موسى بن أبي نعيم صدوق، لكن طرحه ابن معين " تقريب " (٨) مدلس من الثالثة.

رواۃ کی تحقیق یہ ہے :

۱) امام طبرانیؒ(م۳۶۰؁ھ) مشہور ثقہ ،امام اور حافظ الحدیث ہیں۔**(تاریخ الاسلام ج:۸ص:۱۴۳)**

۲) حافظ احمد بن زہیرؒ التستری(م۳۱۰؁ھ) بھی ثقہ ،حجت ہیں۔**(تاریخ الاسلام ج:۷ص:۱۵۲)**

۳) محمد بن عبدالملک الدقیقیؒ(م۲۶۶؁ھ) سنن ابوداؤد اور ابن ماجہ کے راوی ہیں اور ثقہ ،صدوق ہیں۔**(تقریب رقم ۶۱۰۱،سیر اعلام النبلاء ج:۱۲ص:۵۸۲)**

۴) محمد بن ابی نعیمؒ الوسطیؒ(م۲۲۳؁ھ) سنن ابن ماجہ کے راوی ہیں اور جمہور کے نزدیک ثقہ ،صدوق ہیں۔

حافظ ابن حجرؒ،امام ابوحاتمؒ نے انہیں صدوق اور امام احمد بن سنانؒ نے ثقہ ،صدوق کہا ہے۔اسی طرح ابن حبانؒ نے انہیں ثقات میں شمار کیا ہے ،امام ابو زرعہ رازیؒ نے بھی ان سے روایت لی ہے۔**(تقریب رقم :۶۳۳۷،تہذیب التہذیب ج:۹ ص:۴۸۱،تہذیب الکمال ج:۲۶ص:۵۲۷)**اور امام ابو زرعہ الرازیؒ،غیر مقلدین کے نزدیک صرف ثقہ سے ہی روایت کرتے ہیں۔**(اتحاف النبیل ج:۲ص:۱۲۸)** معلوم ہو اکہ جمہور کے نزدیک آپؒ ثقہ وصدوق ہیں۔

۵) مہدی بن میمونؒ(م۱۷۲؁ھ) صحیحین کے راوی ہیں اور ثقہ ہیں۔**(تقریب رقم :۶۹۳۲)**

۶) ہشام بن حسانؒ(م۱۴۸؁ھ) بھی صحیحین کے راوی ہیں اور ثقہ ہیں۔**(تقریب رقم :۷۲۸۹)**

۷) حفصہ بنت سیرینؒ(م۱۰۰؁ھ) صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی راوی ہیں اور ثقہ ہیں۔**(تقریب رقم :۸۵۶۱)**

۸) ابوالعالیہ البصریؒ(م۹۳؁ھ) بھی ثقہ راوی ہیں۔**(تقریب رقم : ۱۹۵۳)**

۹) ابوموسی الاشعری رضی اللہ عنہ مشہور صحابی رسول ہیں۔**(تقریب)** معلوم ہوا کہ اس سند کے تمام راوی ثقہ ہیں اور اس کی سند صحیح ہے۔

ایک وضاحت :

بعض محدثین نے ابوالعالیہؒ سے یہ روایت مرسلاً نقل کی ہے۔لیکن معجم الکبیر للطبرانی میں یہ روایت صحیح سند کے ساتھ متصل آئی ہے۔جیسا کہ تفصیل اوپر بیان کی گئی۔اور غیر مقلدین کا اصول ہے کہ ثقہ کی زیادتی مقبول ہے۔

چنانچہ، غیر مقلد ڈاکٹر عبد الرؤف ظفر صاحب ثقہ کی زیادتی کے بارے میں آخری قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :

جمہور فقہاء ومحدثین اور اصولیین کے نزدیک ثقہ کی زیادتی مقبول ہے۔خطیب نے اس قول کو پسند کیا ہے (اور کہا) کہ یہ قول ہمارے نزدیک صحیح ہے۔**(التحدیث ص:۲۵۳)**

اسی طرح زبیر علی زئی صاحب ابن کثیرؒ کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حافظ ابن کثیرؒ کی یہ بات محل نظر ہے ۔کیونکہ خطیب البغدادیؒ نے لکھا ہے کہ جمہور فقہاء اور اصحاب الحدیث نے کہا:ثقہ کی زیادتی مقبول ہے ،جس کے ساتھ وہ منفرد ہو۔**(اختصار علوم الحدیث ترجمہ علی زئی ص:۴۸)**

لہذا غیر مقلدین کے اپنے اصول سے المعجم الکبیر للطبرانی والی یہ متصل روایت مقبول ہے ،لہذا اس پر اعتراض ہی مردود ہے۔

دلیل نمبر ۳:

- امام ابونعیمؒ (م ۴۳۰؁ھ) کہتے ہیں کہ :

ثنا محمد بن ابراہیم، ثنا اسحا ق بن ابرہیم ،ثنا اسماعیل بن محمد ،ثنا مکی بن ابراہیم ،ثنا ابوحنیفة ،عن منصور بن زاذان قال:عن الحسن ،عن ابی سعید عن النبی ﷺ :بینما ہو فی الصلاة اذ اقبل أعمی یرید الصلاة ،فوقع فی روية فاستضحک بعض القوم ،حتی قہقہہ فلما انصرف قال النبی ﷺ من کان منکم قہقہہ فلیعد الوضوء والصلاة ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے بارے میں بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کی بات ہے ،نبی پاک ﷺ نماز میں تھے تبھی ایک نابینا صاحب نماز کے ارادے سے آئے تو ایک نالی میں گر گئے تو کچھ لوگ ہنس پڑے یہاں تک کہ وہ ہنسی قہقہے تک پہنچ گئی تو جب نبی ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ تم میں سے جس نے بھی قہقہہ لگایا ہے وہ اپنا وضو اور نماز دہرائے۔**(مسند امام ابو حنیفہ بروایت ابونعیم ص:۲۲۲)**

اسکین:

مُسنَد الإمام أبي حنيفة
(رحمه الله)

تأليف
الإمام أبي نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني
(ت ٤٣٠ هـ)

تحقيق وتعليق
نظر محمد الفاريابي

مكتبة الكوثر

منصور بن دياب　　٢٢٢

اللجلاج ، ثنا إبراهيم بن الجراح ، ثنا أبويوسف ، عن أبي حنيفة ، عن منصور ، عن الشعبي ، عن جابر ، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لايجوز للمغيرة طلاق ، ولابيع ، ولاشراء .

* حدثنا أبوسعد عبدالرحمن بن محمد بن محمد الأردشتي بجرجان ، ثنا خلف بن محمد الخيام البخاري ، ثنا سهل بن ساروية البخاري ، ثنا شعيب بن الليث أبوصالح ، ويوسف بن علي الأبار ، قالوا : أخبرنا علي بن حكيم السعدي ثنا سلم بن مسلم الخشاب ، ثنا مكي ، عن أبي حنيفة ، عن منصور (٤٨ / ب) عن أبي وائل ، عن حذيفة رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم : أتى سباطة قوم ، فبال قائما .

***

روايته عن

منصور بن دياب

الضبي ، كوفي .

***

روايته عن

منصور بن زاذان الواسطي

سمع من : أنس ، والحسن ، ومحمد بن سيرين .

* حدثنا أبومحمد بن حيان ، ثنا سلم بن عصام ، عن عمه محمد بن المغيرة ، ثنا الحكم ، عن زفر ، عن أبي حنيفة ، عن منصور بن زاذان .

ح -

* وثنا محمد بن إبراهيم ، ثنا إسحاق بن إبراهيم ، ثنا إسماعيل بن محمد ، ثنا

محارب بن دثار　　٢٢٣

مكي بن إبراهيم ، ثنا أبوحنيفة ، عن منصور بن زاذان ، كلهم : قال : عن الحسن ، عن أبي سعيد ، عن النبي صلى الله عليه وسلم : بينما هو في الصلاة إذ أقبل أعمى يريد الصلاة فوقع في روية ، فاستضحك بعض القوم حتى قهقه ، فلما انصرف ، قال النبي صلى الله عليه وسلم : من كان منكم قهقه فليعد الوضوء والصلاة .

هذا لفظ زفر ، والآخرون مثله .

ورواه أسد بن عمرو وغيره وليست .... ، فقال : سعيد بن صبيح .

***

روايته عن

أبي النضر محارب بن دثار

ابن كردوس بن فراس بن معاوية بن صخر السدوسي ، ولي قضاء الكوفة .

سمع : جابرا ، وابن عمر .

وروى عنه : الثوري ، وشعبة ، ومسعر .

* حدثنا سليمان بن أحمد ، ثنا محمد بن الفضل ، ..... ، ثنا مهدي بن حفص ثنا إسحاق الأزرق ، عن أبي حنيفة ، عن محارب بن دثار ، عن ابن عمر ، قال : قال النبي صلى الله عليه وسلم : من صلى العشاء في جماعة ، وصلى أربع ركعات قبل أن يخرج من المسجد ، كان كعدل ليلة القدر (١) .

لم يروه عن ابن عمر إلامحارب ، ولاعنه إلا أبوحنيفة .

تفرد به إسحاق ، عن ..... ابن عون ، مرفوعا .

---

١ - قال الهيثمي في المجمع ٢ / ٢٣١ رواه الطبراني في الكبير ، وفيه من ضعف .

اس روایت کے راویوں کی تفصیل درج ذیل ہے :

۱) امام ابونعیم اصبہانیؒ (م۴۳۰ھ) مشہور ثقہ ،حافظ ہیں۔**(تاریخ الاسلام ج:۹ص:۴۶۸)**

۲) محمد بن ابراہیم سے مراد مسند اصبہان محمد بن ابراہیم ابو بکر ابن المقریؒ (م۳۸۱ھ) ہیں ،جو کہ مشہور ثقہ ،حافظ الحدیث ہیں۔**(تاریخ الاسلام ج:۸ص:۵۲۴)**

۳) اسحاق بن ابراہیم کا پورا نام اسحٰق بن ابراہیم بن عبداللہ بن شاذان الفارسیؒ ہے۔جو کہ ثقہ راوی ہیں۔**(مسند ابوحنیفہ بروایت ابونعیم ص:۲۳۸،تاریخ الاسلام ج:۶ص:۲۹۴)**

۴) اسماعیل بن محمد بن ابی کثیر الفسویؒ (م۲۸۸ھ) بھی ثقہ شیخ ہیں۔**(تاریخ الاسلام ج:۶ص:۷۲۱)**

۵) امام حافظ مکی بن ابراہیمؒ (م۲۱۵ھ) صحیحین کے راوی ہیں اور ثقہ و مضبوط ہیں۔**(تقریب رقم :۶۸۷۷)**

۶) امام اعظم ابوحنیفہؒ (م۱۵۰ھ) مشہور فقیہ ،امام ،حافظ الحدیث ،ثقہ اور حدیث کے شہنشاہ ہیں۔**(امام ابوحنیفہؒ کا محدثانہ مقام ص:۳۲۳،نیز دیکھئے ص ۲۱،۶۲،الاجماع مجلہ:شمارہ نمبر۳:ص۲۷۸)**

۷) منصور بن زاذانؒ (م۱۲۹ھ) صحیحین کے راوی ہیں اور ثقہ مضبوط ،عابد ہیں۔**(تقریب رقم:۶۸۹۸)**

۸) امام حسن البصریؒ (م۱۱۰ھ) بھی مشہور ثقہ ،فقیہ ،فاضل ،امام ہیں۔**(تقریب رقم : ۱۲۲۷)**

۹) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ مشہور صحابی رسول ہیں۔[3]

نوٹ :

اس روایت میں امام حسن البصریؒ نے عن سے روایت کیا ہے اور وہ طبقہ ثانیہ کے مدلس ہیں ،جن کی تدلیس قابل قبول ہوتی ہے۔**(طبقات المدلسین لابن حجر ص:۲۹)**

اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ اس سند کے تمام روات ثقہ ہیں اور اس کی سند صحیح ہے۔[4]

دلیل نمبر ۴ :

- امام ابن عدیؒ **(م ۳۶۵ھ)** فرماتے ہیں کہ :

حدثنا زید بن عبدالله بن زید الفارض ۔حدثنا کثیر بن عبید ۔حدثنا بقیة عن محمد الخزاعی عن الحسن عن عمران بن حصین ۔ان النبی ﷺ قال لرجل ضحک أعد وضوئک ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص (نماز میں) ہنسا تو اللہ کے رسول ﷺ نے اس سے فرمایا :اپنے وضو کو دہراؤ۔**(الکامل لابن عدی ج:۴ص:۱۰۱)**

اسکین:

---

[3] یاد رہے کہ امام حسن البصریؒ کا سماع ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے ، جس کی تفصیل **ص:۱۸** پر موجود ہے لہذا یہ روایت متصل ہے۔

[4] امام ابو نعیمؒ نے اس روایت کی ایک اور سند اس طرح ذکر کی ہے کہ :

حدثنا ابو محمد بن حیان ،ثنا سلم بن عصام ،عن عمه محمد بن المغیرة ،ثنا الحکم عن زفر ،عن ابی حنیفة ،عن منصور بن زاذان قال :عن الحسن عن ابی سعید عن النبی ﷺ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس روایت کے بھی روات ثقہ ہیں ،اور حکمؒ سے مراد ابو محمد حکم بن ایوبؒ جن کو امام ذہبیؒ اور امام ابو نعیمؒ نے فقیہ کہا ہے اور امام ابو شیخؒ نے آپ کا شمار اصبہان کے محدثین میں کیا ہے۔**(تاریخ الاسلام ج:۴ص:۱۰۹۷،طبقات المحدثین تاریخ اصبہان ج:۱ص:۳۵۰،طبقات المحدثین ج:۲ص:۹۶)** لہذا متابع کی وجہ سے یہ حدیث اور بھی قوی و مضبوط ہوجاتی ہے۔

الكَامِلُ فِي ضُعَفَاءِ الرِّجَالِ

تأليف

الإمام الحافظ أبي أحمد عبد الله بن عُديّ الجرجاني

المتوفى سنة ٣٦٥هـ

تحقيق وتعليق

الشيخ عادل أحمد عبد الموجود الشيخ علي محمد معوّض

شارك في تحقيقه

الأستاذ الدكتور عبد الفتّاح أبوسنّة

جامعة الأزهر

الجزء الرابع

منشورات

محمد علي بيضون

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

ذكر ما روى ذلك عن الحسن البصري الجزء الرابع (١٠١)

الزهري عنه عن الحسن فقال في هذه الرواية: عن أنس بن مالك والبلاء في هذه الرواية من سفيان بن محمد الفزاري، فإنه ضعيف، يجيء ذكره فيمن اسمه «سفيان» إن شاء الله، وقد اختلف أيضًا في هذا الحديث على الحسن ثلاثة ألوان، فأحد ذلك[1]:

ثنا زيد بن عبدالله بن زيد الفارض[2]، ثنا كثير بن عبيد، ثنا بقية، عن محمد الخزاعي عن الحسين، عن عمران بن حصين أن النبي ﷺ قال لرجل ضحك: «أعِدْ وضُوءَكَ».

قال ابن عدي: ومحمد الخزاعي هذا هو من مجهولي مشايخ بقية، ويقال: عن بقية في هذا الحديث عن محمد بن راشد، عن الحسن؛ ومحمد بن راشد أيضًا عن الحسن مجهول.

ثنا ابن صاعد، ثنا محمد بن عيسى بن حيان، ثنا الحسن بن قتيبة، ثنا عمرو بن قيس، عن عمرو بن عبيد، عن الحسن، عن عمران بن حصين، عن النبي ﷺ قال: «إذَا قَهْقَهَ أعَادَ الوضُوءَ والصَّلاةَ»، كذا قال في هذا الإسناد: عن عمرو بن قيس، عن عمرو بن عبيد وإنما هو عن عمر بن قيس، وهو السكوني الحمصي، عن عمرو بن عبيد.

ثناه عمر بن سنان المنبجي، ثنا عبدالوهاب بن الضحاك، ثنا إسماعيل بن عياش عن عمرو بن قيس، عن عمرو بن عبيد، عن الحسن، عن عمران بن حصين الخزاعي، سمعت رسول الله ﷺ يقول: «مَنْ ضَحِكَ في الصَّلاةِ قَهْقَهَةً[3] فَلْيُعِدِ الوضُوءَ والصَّلاةَ».

وروى بقية عن عمرو بن قيس، عن عطاء، عن ابن عمر، عن النبي ﷺ.

ثنا ابن جوصاء، ثنا عطية بن بقية، حدثني أبي، ثنا عمرو بن قيس السكوني، عن عطاء، عن ابن عمر قال: قال رسول الله ﷺ: «مَنْ ضَحِكَ في صَلاةٍ قَهْقَهَةً فَلْيُعِدِ الوضُوءَ والصَّلاةَ».

واللون الثاني عن الحسن:

١- في هـ: الثلاثة.

٢- في ل: قال: ثنا.

٣- في ل، هـ: كركرة.

اس کی تحقیق یہ ہے :

۱) امام ابن عدیؒ کی توثیق گزر چکی۔

۲) زید بن عبداللہ بن زید ابوطلحہؒ بھی ثقہ ہیں۔ کیونکہ ان کے علم کے باوجود امام ابن عدیؒ نے ان کا ترجمہ اپنی کتاب الکامل میں ذکر نہیں کیا ،اور غیر مقلدین کے نزدیک یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ راوی ابن عدیؒ کے نزدیک ثقہ ہے۔ دیکھئے **(انوار البدر ص:۲۲۴)**

۳) کثیر بن عبید بن نمیرؒ **(م ۲۵۰ھ)** سنن ابوداوٗد ،ابن ماجہ اور نسائی کے راوی ہیں اور ثقہ ہیں۔**(تقریب رقم: ۵۶۱۸)**

۴) بقیہ بن الولید کی توثیق گزر چکی۔(**دیکھئے ص:۳**)[5]

۵) محمد الخزاعیؒ بھی ثقہ ہیں۔

اعتراض :

ابن عدیؒ کہتے ہیں کہ اس روایت میں محمد الخزاعیؒ مجہول ہیں۔اسی طرح ابن عدیؒ یہ بھی کہتے ہیں کہ "**یقال عن بقیة فی هذا الحدیث عن محمد بن راشد عن الحسن، و محمد بن راشد أیضا عن الحسن مجهول**" اس حدیث کو بقیہ نے محمد بن راشد عن الحسن سے بھی روایت کیا ہے اور حسن سے روایت کرنے والے محمد بن راشد بھی مجہول ہیں۔(**الکامل لابن عدی ج:۴ص:۱۰**)

الجواب :

نہایت ادب واحترام کے ساتھ عرض ہے کہ محمد الخزاعیؒ اور محمد بن راشدؒ یہ دونوں ایک ہی شخص ہیں،جن کا پورا نام محمد بن راشد الخزاعی ابوعبداللہ الشامی الدمشقیؒ (**م بعد ۱۶۰ھ**) ہے۔آپ سنن اربعہ کے راوی ہیں ،بقیہ بن الولیدؒ (**م ۱۹۷ھ**) کے استاذ ہیں اور جمہور کے نزدیک ثقہ ،صدوق ہیں۔(**تہذیب الکمال ج:۴ص:۱۹۳، تقریب رقم :۵۸۷۵، تہذیب**

[5] اگرچہ اس روایت میں بقیہ بن الولیدؒ نے سماع کی صراحت نہیں کی ہے لیکن اس حدیث کی ایک اور سند امام دارقطنی نے ذکر کی ہے ،جس کی سند یہ ہے :

حدثنا به الحسین بن اسمعیل حدثنا محمد بن عیسی بن حنان ،نا الحسن بن قتیبة ،حدثنا عمر بن قیس ،ح وحدثنا محمد بن علی بن اسمعیل ،نا سعید بن محمد الترخمی ،نا ابراہیم بن العلاء ،نا اسمعیل بن عیاش ،عن عمر بن قیس ،عن عمرو بن عبید ،عن الحسن ،عن عمران بن حصین قال : سمعت رسول الله ﷺ یقول : من ضحک فی الصلاة قرقرة فلیعد الوضوء والصلاة ۔وقال الحسن بن قتیبة اذا قہقہه الرجل أعاد الوضوء والصلاة۔(سنن دار قطنی ج:۱ص:۳۰۲،حدیث نمبر: ۶۱۲)

غور فرمایئے!اس میں بقیہؒ کے متابع میں دو دو راوی امام اسمعیل بن عیاشؒ (**م ۱۸۲ھ**)[ثقہ]اور حسن بن قتیبہؒ (حسن الحدیث)موجود ہے۔اسی طرح **الخلافیات للبیہقی ج:۱ص:۳۷۳** پر عبدالرحمن بن سلامؒ (ثقہ) بھی بقیہ کے متابعات میں موجود ہے۔لہذا ان پر تدلیس کا الزام اس روایت میں مردود ہے اور بقیہؒ اس روایت میں ثقہ ہیں۔

التہذیب ج:۹ص:۱۶۰، الکاشف) محدث عینیؒ(**م ۸۵۵ھ**) نے بھی امام ابن عدیؒ کے اعتراض کا تقریباً یہی جواب دیا ہے۔ **(العنایہ شرح ہدایہ ج:۱ص:۲۹۱)**

لہذا انہیں مجہول کہنا صحیح نہیں ہے ،بلکہ وہ ثقہ اور سچے ہیں۔

۶) امام حسن البصریؒ(**م ۱۱۰ھ**) کی توثیق گزر چکی۔

۷) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ (**م ۵۲ھ**) بھی مشہور صحابی رسول ہیں ۔**(تقریب رقم :۵۱۵۰)**[6]

معلوم ہوا کہ اس بھی تمام روات ثقہ ہیں ،لہذا یہ روایت بھی صحیح اور متصل ہے۔

دلیل نمبر ۵ :

- الامام الحافظ الفقیہ ابویوسف یعقوب بن ابراہیم الانصاریؒ(م ۱۸۲ھ) فرماتے ہیں کہ :

(یوسف بن ابی یوسف عن ابیه)عن ابی حنیفة،عن منصور بن زاذان عن الحسن عن معبد رضی الله عنه عن النبی ﷺ انه بینما هو فی الصلاة اذ أقبل أعمی یرید الصلاة،فوقع فی زبیة،فاستضحک بعض القوم حتی قهقهه فلما انصرف النبی ﷺ قال من کان منکم قهقهه فلیعد الوضوء و الصلاة۔

ایک موقع پر جب کہ حضور پاک ﷺ نماز میں تھے تبھی ایک نابینا صحابی نماز کے لئے آئے۔تو گڑھے میں گر گئے اس پر کچھ لوگ ہنس پڑے یہاں تک کہ ہنسی قہقہے میں تبدیل ہوگئی ،تو جب نبی ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا :تم میں سے جس نے قہقہہ لگایا وہ وضو اور نماز کو دہرا لے ۔**(کتاب الآثار للقاضی ابویوسف ص:۲۸،حدیث نمبر: ۱۳۵)**[7]

اسکین:

---

[6] یاد رہے کہ امام حسن البصریؒ کا سماع حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے ، دیکھئے **(دوماہی مجلہ شمارہ نمبر: ۳ص:۲۷۴)**

[7] ذہن میں رہے کہ زبیر علی زئی کا اعتراض ”کہ کتاب الآثار امام ابو یوسفؒ سے ثابت نہیں ہے “باطل ومردود ہے۔جس کی تفصیل **ص:۲۵** پر موجود ہے۔

كتاب الآثار

للإمام الجليل النبيل قاضى القضاة

أبى يوسف يعقوب بن إبراهيم الأنصارى

المتوفى سنة ١٨٢ من الهجرة

روى كتاب « الآثار » أبو محمد يوسف بن يعقوب عن أبيه أبى يوسف . وهو مسند الامام الأعظم أبى حنيفة النعمان الكوفى رضى الله عنهم ، جمعه صاحبه أبو يوسف ، وأضاف إليه مروياته فى مواضع منه ؛ ويسمى : مسند أبى يوسف أيضا

عنى بتصحيحه والتعليق عليه

أبو الوفا

المدرس بالمدرسة النظامية

عنيت بنشره لجنة إحياء المعارف النعمانية

بحيدرآباد الدكن بالهند

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

— ٢٨ —

١٣٥ — يوسف عن أبيه عن أبى حنيفة عن منصور بن زاذان[١] عن الحسن[٢] عن معبد[٣] رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم أنه بينما هو فى الصلاة إذ أقبل أعمى يريد الصلاة فوقع فى زبية[٤] فاستضحك بعض القوم حتى قهقه ، فلما انصرف النبى صلى الله عليه وسلم قال : من كان منكم قهقه فليعد الوضوء والصلاة

١٣٦ — يوسف عن أبيه عن أبى حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال : لا يصلى أحد عن أحد ، ولا يصوم أحد عن أحد[٥]

١٣٧ — يوسف عن أبيه عن أبى حنيفة عن حماد أنه قال : سألت إبراهيم فقلت أزيد فى الأربع قبل الظهر ؟ فقال لى : بل طولهن

١٣٨ — يوسف عن أبيه عن أبى حنيفة عن على أبى الحسن الزراد[٦] عن تمام

(١) هو منصور بن زاذان الواسطى أبو المغيرة الثقفى مولاهم . روى عن أنس وأبى العالية رفيع وعطاء والحسن وابن سيرين وقتادة والحكم وغيرهم ، وعنه ابن أخيه مسلم وجرير وهشيم وأبو عوانة ، روى له الستة مات سنة تسع وعشرين ومائة وقيل غير ذلك — من (ت) ١٢

(٢) الحسن بن أبى الحسن البصرى مولى أم سلمة وربيع أوزيد أبوسعيد الامام أحد أئمة الهدى والسنة روى عن جندب وأنس وعبدالرحمن بن سمرة ومعقل بن يسار وأبى بكرة وسمرة وأرسل عن خلق من الصحابة ، روى عنه أيوب وحميد ويونس وقتادة وخلائق . كان عالما جامعاً رفيعاً ثقة مأمونا عابدا ناسكا شجاعا كثير العلم فصيحا جميلا وسيما . قال ابن المدينى : مرسلات الحسن البصرى التى رواها عنه الثقات صحاح ما أقل مايسقط منها ، وقال أبو زرعة : كل شىء قال الحسن قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وجدت له أصلا ، روى له الستة . مات سنة مائة وعشرة — من (خ)

(٣) هو معبد بن صبيحة القرشى التيمى من رهط طلحة ، ويقال : ابن صبيح ، رأى عليا وعثمان ، وروى عنه عبدالملك بن عمير والحسن وليس له صحبة وهو الذى روى أبو حنيفة عن منصور عن الحسن عنه حديث الضحك فى الصلاة (ثقات ابن حبان) قلت : ذكره ابن عبدالبر وغيره فى الصحابة وقال: جهنى بصرى وقال بعضهم خزاعى

(٤) الزبية بالضم قال فى (مغ) تردى فى زبية : أى ركية - ١٢

(٥) وأخرجه عبدالرزاق موقوفا على ابن عمر ، وأخرج النسائى فى السنن الكبرى عن ابن عباس مثله وحديث إبراهيم أخرجه الامام محمد فى « الآثار » عنه ثم قال : وبه نأخذ ، وهو قول أبى حنيفة

(٦) قال أبو المؤيد الخوارزمى فى باب المشايخ من جامع المسانيد : أبو الحسن الزراد اختلفوا فى اسمه فقيل : هو على بن الحسين وقيل جعفر بن الحسن واختلفوا فى كنيته ، فقيل أبو على ، وقيل : أبو الحسن واتفقوا على أنه معروف بالصيقل الخ ، وقال العلامة ابن حجر رحمه الله فى « تعجيل المنفعة » (الرداد) مكان (الزراد) فلعله من غلط الناسخ وطبع كذلك ، والحديث أخرجه الامام محمد فى « الآثار » كذلك إلا أنه لم يذكر اسمه ولا نسبه ، وكذلك رواه الحارثى عن الأكثر ، ورواه عن بعض وكناه أبا يعلى

اس کی تفصیل یہ ہے :

۱) امام ،حافظ ،فقیہ ،قاضی ابو یوسفؒ (م ۱۸۲ھ) جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔**(تلامذہ امام ابو حنیفہ کا محدثانہ مقام ص :۱۴۱)**

۲) امام ابو حنیفہؒ

۳) منصور بن زاذانؒ اور

۴) امام حسن البصریؒ کی توثیق گزر چکی۔

۵) معبد رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں۔

امام ابونعیمؒ(م۴۳۰ھ) اور حافظ بن الاثیر الجزریؒ(م۶۳۰ھ) نے آپ کو صحابی بتایا ہے۔(**معرفۃ الصحابہ ج:۵ص:۲۵۲۹،اسد الغابہ ج:۵ص:۲۱۱**)،حافظ ذہبیؒ(م۷۴۸ھ)نے بھی آپ کا شمار **"تجرید اسماء الصحابہ"** میں کیا ہے۔ **(ج:۲ص:۸۵)**

لہذا آپؓ صحابی رسول ہیں۔

معلوم ہوا کہ

- یہ حدیث حسن البصریؒ نے عمران بن حصینؓ،ابوسعید الخدریؓ ،کے علاوہ معبد سے بھی نقل کی ہے۔
- اس کے سند کے تمام روات ثقہ ہیں۔
- اورسند بھی صحیح ہے۔[8]

دلیل نمبر۶ :

- امام بیہقیؒ(م۴۵۸ھ) فرماتے ہیں کہ :

فاخبرنا ابوبكر بن الحارث انا على بن عمر ثنا الحسين بن اسماعيل ومحمد بن مخلد قالا ثنا محمد بن عبدالله الزبيرى ابوبكر ثنا يحى بن يعلى ثنا ابى ثنا غيلان عن منصور الواسطى ۔۔۔۔ہو ابن زاذان ۔۔۔عن ابن سيرين عن معبد الجہنى قال كان النبى ﷺ يصلى الغداة فجاء رجل اعمى وقريب من مصلى رسول الله ﷺ بئر على رأسہا جلة ۔فجاء الاعمى يمشى حتى وقع فيہا ۔فضحک بعض القوم وہم فى الصلاة ،فقال النبى ﷺ بعد ما قضى الصلاة "من ضحک منكم فليعد الوضوء والصلاة "۔

معبد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فجر کی نماز پڑھا رہے تھے اتنے میں ایک نابینا صاحب آئے ۔۔۔اور نبی ﷺ کے مصلے کے پاس ایک کنواں تھا۔۔۔ان کے سر پر ایک بڑا ٹوکرا تھا۔تو وہ نابینا صاحب چلتے ہوئے آئے

---

[8] **ابن عدیؒ کا اعتراض اور اس کا جواب :**

امام ابن عدیؒ (م۳۶۵ھ) کہتے ہیں کہ "ولم يقله احد عن معبد فى هذا الاسناد الا ابو حنيفة" اس سند میں امام ابوحنیفہؒ کے علاوہ کسی نے معبد رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا ہے۔(**الکامل ج:۴ص:۱۰۲**)

حالانکہ یہ بات بھی صحیح نہیں ہے ،کیونکہ **دلیل نمبر:۶** کے تحت ابن سیرینؒ نے بھی معبد رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے۔

یہاں تک کہ اس میں گر پڑے۔اس پر کچھ لوگ نماز ہی کی حالت میں ہنس پڑے،تونماز مکمل کرنے کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا:جو لوگ ہنسے ہیں وہ وضو اور نماز دہرا لیں۔ **(الخلافیات للبیہقی ج:۱ص:۳۹۵)**

اسکین:

الخلافيات
بين الإمامين
الشافعي وأبي حنيفة وأصحابه
لشيخ السنة الإمام الحافظ
أبي بكر البيهقي
٣٨٤-٤٥٨ هـ
تحقيق ودراسة
فريق البحث العلمي بشركة الروضة
يحقق لأول مرة على خمسة أصول خطية
المجلد الأول
الروضة للنشر والتوزيع

كتاب الطهارة ٣٩٥

مَنْصُورٍ، وَإِنَّمَا رَوَاهُ مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ مَعْبَدٍ، وَمَعْبَدٌ هَذَا لَا صُحْبَةَ لَهُ، وَيُقَالُ: إِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ مِنَ التَّابِعِينَ، حَدَّثَ بِهِ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: غَيْلَانُ بْنُ جَامِعٍ، وَهُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ، وَهُمَا أَحْفَظُ مِنْ أَبِي حَنِيفَةَ لِلْإِسْنَادِ[1].

أَمَّا حَدِيثُ غَيْلَانَ بْنِ جَامِعٍ:

[٧١١] **فَأَخْبَرَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ، أنا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّهَيْرِيُّ أَبُو بَكْرٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى، ثنا أَبِي، ثنا غَيْلَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ الْوَاسِطِيِّ -هُوَ ابْنُ زَاذَانَ- عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْغَدَاةَ، فَجَاءَ رَجُلٌ أَعْمَى، وَقَرِيبٌ مِنْ مُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِئْرٌ عَلَى رَأْسِهَا جُلَّةٌ[2]، فَجَاءَ الْأَعْمَى يَمْشِي حَتَّى وَقَعَ فِيهَا، فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَهُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَمَا قَضَى الصَّلَاةَ: «**مَنْ ضَحِكَ مِنْكُمْ فَلْيُعِدِ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ**»[3].

وَأَمَّا حَدِيثُ هُشَيْمٍ:

[٧١٢] **فَأَخْبَرَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ، أنا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ. وَعَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ مُرْسَلًا [د/ ٦٨] بِبَعْضِ مَعْنَاهُ[4].

(١) سنن الدارقطني (١/ ٣٠٦).
(٢) في (س): «جلد». والجلة: وعاء من خوص يوضع فيه التمر.
(٣) أخرجه الدارقطني في السنن، رواية الحارثي (ق٣٢/ ب).
(٤) المصدر السابق (ق٣٢/ ب).

اس روایت کے راویوں کی تفصیل یہ ہے :

۱) امام بیہقیؒ **(م ۴۵۸ھ)**مشہور ثقہ امام اور حافظ الزمانہ ہیں۔**(تاریخ الاسلام ج:۱۰ص:۹۵)**

۲) ابو بکر ابن الحارثؒ جن کا پورانام احمد بن محمد بن احمد بن عبداللہ بن الحارثؒ **(م ۴۳۰ھ)** ہے۔وہ بھی ثقہ ،حافظ ہیں۔ **(السلسبیل النقی فی تراجم شیوخ البیہقی ص:۲۲۸)**

۳) امام ،حافظ عمر بن علی الدار قطنیؒ **(م ۳۸۵ھ)** کی ذات بھی مشہور ومعروف ہے آپ کے تعارف کی ضرورت نہیں ہے۔

۴) فقیہ ،حافظ حسین بن اسماعیل القاضیؒ(م**۳۳۰ھ**) اور ان کے متابع میں موجود **محمد بن مخلد بن حفص البغدادیؒ** (م**۳۳۱ھ**) دونوں بھی ثقہ ہیں۔(**الدلیل المغنی لشیوخ الامام ابی الحسن الدارقطنی ص:۱۸۹،۴۵۹**)

۵) محمد بن عبد اللہ ابو بکر الزہیریؒ(م**۲۵۶ھ**) بھی ثقہ راوی ہیں۔(**کتاب الثقات للقاسم ج:۸ص: ۳۷۰**)

۶) یحیی بن یعلی المحاربیؒ(م**۲۱۶ھ**) صحیحین کے راوی ہیں اور ثقہ ہیں۔(**تقریب رقم :۷۶۷۵**)

۷) ان کے والد یعلی بن الحارثؒ(م**۱۶۸ھ**) بھی ثقہ ہیں اور صحیح بخاری و صحیح مسلم کے راوی ہیں۔(**تقریب رقم :۷۸۴۰**)

۸) منصور بن زاذانؒ کی توثیق گزرچکی دیکھئے (**ص: ۸**)

۹) امام محمد بن سیرینؒ(م**۱۱۰ھ**) بھی ثقہ ،حجت اور مضبوط ہیں۔(**تقریب رقم :۵۹۴۷ ، الکاشف**)

۱۰) خالد الجہنیؓ صحابی رسول ہیں ۔(**الاصابہ لابن حجر ج:۶ص:۱۳۰**)[9]

---

[9] **اعتراض :**

امام دارقطنیؒ اور امام بیہقیؒ کا کہنا ہے کہ معبدالجہنی صحابی نہیں ہیں اور کہا جاتا ہے کہ انہوں نے سب سے پہلے تقدیر کے بارے میں کلام کیا تھا۔(**سنن دار قطنی ،معرفۃ السنن والآثار**) لہذا یہ روایت مرسل ہے۔

الجواب:

امام ابن ابی حاتمؒ (م**۳۲۷ھ**) اور امام ابوعمر بن عبدالبرؒ(م**۴۶۳ھ**) وغیرہ نے صراحت کی ہے کہ معبد جہنی رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں اور وہ اس معبد الجہنی کے علاوہ ہیں جنہوں نے تقدیر کے بارے میں کلام کیا ہے۔ابن عبدالبرؒ نے دوسرا قول نقل کیا کہ کہاجاتا ہے کہ معبد الجہنی ہی صحابی ہیں ،جس کا رد کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (م**۸۵۲ھ**) نے لکھا ہے کہ :

قلت:ھذا الثانی باطل،فان القدری وافق ھذا الصحابی فی اسم ابیہ و نسبہ۔

(میں کہتا ہوں کہ یہ دوسرا قول (کہ قدری معبدالجہنی ہی صحابی ہیں) باطل ہے ،کیونکہ قدری معبد الجہنی نے معبدالجہنی صحابی کے باپ اور ان کے نسب کے ساتھ موافقت کی(یعنی دونوں کے والد کا نام اور نسب ایک ہی ہے۔)۔(**الاصابہ لابن حجر ج:۶ص:۱۳۰،الاستیعاب لابن عبدالبر**

معلوم ہوا کہ یہ روایت بھی صحیح ہے۔

الغرض ان دلائل سے ثابت ہوا کہ نماز میں قہقہہ لگانے سے نماز کے ساتھ ساتھ وضو بھی باطل ہوجاتا ہے۔

نیز امام ابو حنیفہؒ **(م ۱۵۰؁ھ)**، امام اوزاعیؒ **(م ۱۵۷؁ھ)**، امام سفیان ثوریؒ **(م ۱۶۱؁ھ)**، فقیہ عبید اللہ بن حسن العنبریؒ **(م ۱۶۸؁ھ)**، امام ابو یوسفؒ **(م ۱۸۲؁ھ)**، امام محمد بن حسن الشیبانیؒ **(م ۱۸۹؁ھ)** وغیرہ کا بھی یہی قول ہے کہ نماز میں قہقہہ لگانے سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے اور دلیل کے رو سے یہی راجح ہے۔**(کتاب الاصل المعروف بالمبسوط ج:۱ص:۷۵، کتاب الحجۃ للامام محمد ج:۱ص:۲۰۳، اختلاف الفقہاء للمروزی ص:۱۱۴، مختصر اختلاف العلماء ج:۱ص:۱۶۱، الاوسط لابن المنذر ج:۱ص:۲۲۶)**

ج:۳ص:۱۴۲۶) مطلب نام اور نسب ایک جیسا ہونے کی وجہ سے بعض لوگوں نے کہہ دیا کہ قدری معبد الجہنی ہی صحابی ہے، جو کہ صحیح نہیں ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ قدری معبد الجہنی کے علاوہ بھی ایک صحابی رسول معبد الجہنی رضی اللہ عنہ کے نام سے ہیں۔ لہذا یہاں پر وہ ہی مراد ہیں۔

الغرض دار قطنیؒ اور بیہقیؒ کا اعتراض صحیح نہیں ہے۔

شمارہ نمبر ٦

وَقُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَزَهَقَ الۡبَاطِلُ ؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ كَانَ زَهُوۡقًا

اپریل رمئی ۲۰۱۸ء



دوماہی مجلّہ

الاجماع

- احادیثِ قہقہۃ فی الصلاۃ پر غلام مصطفیٰ ظہیر صاحب کے اعتراضات کے جوابات
- نماز فجر وظہر کے مسنون اوقات
- امام ابوحنیفہؒ، امام علی بن المدینیؒ کے نزدیک ثقہ ہیں (ارشاد الحق اثری صاحب کو جواب)



ناشر: الاجماع فاؤنڈیشن

نماز میں قہقہہ لگانے سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ (غلام مصطفٰی امن پوری کے اعتراضات کے جوابات)

-مولانا نذیر الدین قاسمی

معتبر احادیث سے ثابت ہے کہ نماز میں قہقہہ لگانا (یعنی ٹھاٹھیں مار) کر ہنسنے سے نماز کے ساتھ وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ دلائل درج ذیل ہیں :

دلیل نمبر ۱ :

- امام ابن عدیؒ (م ۳۶۵ھ) فرماتے ہیں کہ :

حدثناه ابن جوصا، حدثنا عطية بن بقية ،حدثنا ابی ،حدثنا عمرو بن قیس السکونی عن عطاء ،عن ابن عمر قال: قال رسول الله ﷺ من ضحک فی صلاة قہقہة فلیعد الوضوء والصلاة ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جو کوئی نماز میں قہقہہ لگائے تو وہ اپنے وضو اور نماز کو لوٹائے۔ (**الکامل لابن عدی ج:۴ص:۱۰۱**، واسنادہ حسن) اسکین ملاحظہ فرمائے

الكامل في ضعفاء الرجال

تأليف
الإمام الحافظ أبي أحمد عبد الله بن عدي الجرجاني
المتوفى سنة ٣٦٥هـ

تحقيق وتعليق
الشيخ عادل أحمد عبد الموجود　الشيخ علي محمد معوض
شارك في تحقيقه
الأستاذ الدكتور عبد الفتاح أبو سنة
جامعة الأزهر

الجزء الرابع

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

ذكر ما روى ذلك عن الحسن البصري　　الجزء الرابع　　(١٠١)

الزهري عنه عن الحسن فقال في هذه الرواية: عن أنس بن مالك والبلاء في هذه الرواية من سفيان بن محمد الفزاري، فإنه ضعيف، يجيء ذكره فيمن اسمه «سفيان» إن شاء الله، وقد اختلف أيضًا في هذا الحديث على الحسن ثلاثة ألوان، فأحد ذلك[1]:

ثنا زيد بن عبدالله بن زيد الفارض[2]، ثنا كثير بن عبيد، ثنا بقية، عن محمد الخزاعي عن الحسين، عن عمران بن حصين أن النبي ﷺ قال لرجل ضحك: «أعِدْ وضُوءَكَ».

قال ابن عدي: ومحمد الخزاعي هذا هو من مجهولي مشايخ بقية، ويقال: عن بقية في هذا الحديث عن محمد بن راشد، عن الحسن؛ ومحمد بن راشد أيضًا عن الحسن مجهول.

ثنا ابن صاعد، ثنا محمد بن عيسى بن حيان، ثنا الحسن بن قتيبة، ثنا عمرو بن قيس، عن عمرو بن عبيد، عن الحسن، عن عمران بن حصين، عن النبي ﷺ قال: «إذَا قَهْقَهَ أعَادَ الوضُوءَ والصَّلاةَ»، كذا قال في هذا الإسناد: عن عمرو بن قيس، عن عمرو بن عبيد وإنما هو عن عمر بن قيس، وهوالسكوني الحمصي، عن عمرو بن عبيد.

ثناه عمر بن سنان المنبجي، ثنا عبدالوهاب بن الضحاك، ثنا إسماعيل بن عياش عن عمرو بن قيس، عن عمرو بن عبيد، عن الحسن، عن عمران بن حصين الخزاعي، سمعت رسول الله ﷺ يقول: «مَنْ ضَحِكَ فِي الصَّلاةِ قَهْقَهَةً[3] فَلْيُعِدِ الوضُوءَ والصَّلاةَ».

وروى بقية عن عمرو بن قيس، عن عطاء، عن ابن عمر، عن النبي ﷺ.

ثنا ابن جوصاء، ثنا عطية بن بقية، حدثني أبي، ثنا عمرو بن قيس السكوني، عن عطاء، عن ابن عمر قال: قال رسول الله ﷺ: «مَنْ ضَحِكَ فِي صَلاةٍ قَهْقَهَةً فَلْيُعِدِ الوضُوءَ والصَّلاةَ».

واللون الثاني عن الحسن:

١ـ في هـ: الثلاثة.
٢ـ في ل: قال: ثنا.
٣ـ في ل، هـ: كركرة.

سند کے رواۃ کی تفصیل یہ ہے :

۱) امام ابو احمد بن عدیؒ (م ۳۶۵؁ھ) مشہور ثقہ ،حافظ اور ائمہ جرح و تعدیل میں سے ہیں۔**(تاریخ الاسلام ج:۸ص:۲۴۰)**

۲) ابن جوصاؒ جن کا پورا نام امام حافظ احمد بن عمیر بن یوسف بن جوصاؒ (م ۳۲۰؁ھ) ہے۔وہ ثقہ ،حافظ اور امام اہل حدیث ہیں۔**(کتاب الثقات للقاسم ج:۱ص:۴۴۹،لسان المیزان ج:۱ص:۵۶۶،سیر اعلام النبلاء ج:۱۵ص:۱۵،الدلیل المغنی ص:۱۰۶)**

۳) عطیہ بن بقیہ بن الولیدؒ (م ۲۶۵؁ھ) بھی جمہور کے نزدیک ثقہ ہیں ،انہیں ابن حبانؒ اور قاسم بن قطلوبغاؒ نے ثقات میں شمار کیا ہے۔امام ابن ابی حاتمؒ نے ان سے روایت لی ہے اور غیر مقلدین کے نزدیک ابن ابی حاتمؒ صرف ثقہ سے ہی روایت لیتے ہیں۔**(انوار البدر ص:۱۲۴)** نیز ،انہوں نے یہ بھی کہا کہ ”محلہ الصدق و کانت فیہ غفلۃ“ ان کا معاملہ سچا ہے اور ان میں کچھ غفلت ہے۔**(کتاب الثقات لابن حبان ج : ۸ص:۵۲۷،کتاب الثقات للقاسم ج:۷ص:۱۴۵)** امام ابو عوانہؒ نے آپ کی روایت کو صحیح اور حافظ ہیثمیؒ نے حسن کہا ہے۔**(صحیح ابو عوانہ حدیث نمبر:۷۸۹۰،المعجم الکبیر للطبرانی ج:۱ ص:۱۸۲، مجمع الزوائد ج:۹ص:۳۰۵،حدیث نمبر: ۱۵۶۶۹)** اور غیر مقلدین کا اصول ہے کہ محدث کا کسی حدیث کی تصحیح و تحسین کرنا ،اس حدیث کے ہر ہر راوی کی توثیق ہوتی ہے۔**(نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام:ص۱۷،انوار البدر:ص۲۷)** معلوم ہوا کہ امام ابوعوانہؒ اور حافظ ہیثمیؒ کے نزدیک عطیہ بن بقیہ ثقہ ہیں۔

نیز عطیہ بن بقیہ بن الولیدؒ کا علم ہونے کے باوجود ،امام ابن عدیؒ نے الکامل میں آپ کے ترجمے کو ذکر نہیں کیا ہے ،اور اہل حدیث حضرات کا اصول ہے کہ جس راوی کا ترجمہ ،امام ابن عدیؒ اپنی کتاب الکامل میں ذکر نہ کریں ،وہ ابن عدیؒ کے نزدیک ثقہ ہوتا ہے۔**(انوار البدر ص:۲۲۴،۲۲۵)** ثابت ہوا کہ ابن عدیؒ کے نزدیک یہ راوی ثقہ ہے۔[1]

---

[1] ابن حبانؒ نے انہیں ثقات میں شمار کرنے کے بعد کہا کہ ”یخطئی و یغرب یعتبر حدیثہ اذا روی عن ابیہ غیر الاشیاء المدلسۃ“ وہ خطا کرتے ہیں اور غریب روایات لاتے ہیں،(اور) ان کی حدیثوں کا اعتبار اس وقت ہوگا جب وہ اپنے بعد بقیہ بن الولید سے روایت کرے (جس میں ان کے والد نے) تدلیس نہ کی ہو۔**(کتاب الثقات لابن حبان ج:۸ص: ۵۲۷)**

۴) بقیہ بن الولید(م ۱۹۷ھ) کے بارے میں فیصلہ کن قول یہی ہے کہ جب وہ ثقہ راویوں سے (یعنی معروف رواۃ سے) سماع کی تصریح کریں تو وہ جمہور نزدیک ثقہ ہیں۔**(الکاشف رقم: ۶۱۹)**

نیز اگر بقیہؒ کا کوئی ثقہ راوی متابع یا شاہد مل جائے تو اس صورت میں بھی بقیہ بن الولیدؒ پر تدلیس کا الزام مردود ہوگا اور وہ ثقہ ہوں گے۔ واللہ اعلم

تنبیہ :

یہاں پر بھی بقیہؒ نے سماع کی تصریح کی ہے اور ان کے شیخ بھی ثقہ ہیں ،جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔[2]

معلوم ہوا کہ ابن حبانؒ کے نزدیک عطیہ بن بقیہ کی روایت کا اعتبار اس وقت ہوگا جب ان کے والد بقیہؒ سماع کی صراحت کردیں۔یہاں اس روایت میں بھی انہوں نے سماع کی صراحت کی ہے ،لہذا یہاں عطیہؒ پر خطاء کا احتمال ختم ہوجا تا ہے اور وہ اس روایت میں ثقہ ہیں۔

نیز "یخطیء"کی جرح کا جواب دیتے ہوئے ،زبیر علی زئی صاحب کہتے ہیں کہ یہ بات سورج کی طرح روشن ہے کہ ثقہ راویوں کو بھی بعض اوقات خطاء لگ جاتی ہے۔لہذا ایسا راوی اگر جمہور کے نزدیک ثقہ ہو ،تو اس کی ثابت شدہ خطاء کو چھوڑ دیا جاتا ہے اور باقی روایتوں میں وہ حسن الحدیث ، صحیح الحدیث ہوتا ہے۔(سینے پر ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام ص:۳۱)اس روایت میں کسی ایک محدث نے بھی صراحت نہیں کی عطیہؒ سے خطاء ہوئی لہذا خود غیر مقلدین کے اصول سے ،یہاں پر وہ حسن الحدیث یا صحیح الحدیث ہیں۔

پھر "**یخطی**"کا ترجمہ کفایت اللہ صاحب 'کبھی کبھار غلطی کرنے والا 'کرتے تھے۔**(انوار البدر ص:۱۸۸)** یعنی اہل حدیث حضرات کے اصول سے ،ابن حبانؒ کے نزدیک عطیہ قلیل الخطاء ہیں۔(کبھی کبھار خطاء کرنے والے ہیں)اور خود کفایت اللہ صاحب کے اصول کی روشنی میں قلیل الخطاء کی روایت میں غالب احتمال عدم خطاء کا ہے،اس لئے انکی روایت مقبول ہے۔**(انوار البدر ص:۱۴۷)** لہذا عطیہ بن بقیہؒ پر "**یخطیء**"کی جرح سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔نیز جب جمہور نے عطیہ بن بقیہ بن ولیدؒ کی توثیق کردی ہے۔تو جمہور کے مقابلے میں ابن حبانؒ کی جرح مردود ہے جیسا کہ غیر مقلدین کا اصول ہے۔**(مقالات زبیر علی زئی ج:۶ص:۱۴۳،۱۴۴)** اس لحاظ سے بھی عطیہ بن بقیہؒ ثقہ ہی ثابت ہوتے ہیں۔

[2] اس سے معلوم ہوا کہ ابن الجوزیؒ کا اعتراض کہ:

"اما الطریق الاول ففیہ بقیۃ و من عادتہ التدلیس فکأنہ سمعہ من بعض الضعفاء فحذف اسم ذلک و قد کان لہ رواۃ یسوون الحدیث ویحذفون اسم الضعیف۔" **(التحقیق ج:۱ص: ۱۹۶)**

۵) عمر بن قیس السکونیؒ (م ۱۴۰ھ) سنن اربعہ کے راوی ہیں اور ثقہ ہیں۔(**تقریب رقم :۵۰۹۹**)

٦) امام عطاء بن ابی رباحؒ (م ۱۱۴ھ) ثقہ ہیں اور بخاری اور مسلم کے راوی ہیں۔(**تقریب رقم :۴۵۹۱**)

۷) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ مشہور صحابی رسول ہیں۔(**تقریب**)

معلوم ہواکہ اس روایت کے تمام روات ثقہ ہیں اور اس کی سند حسن درجے کی ہے ، نیز امام ماردینیؒ (م ۷۵۰ھ) اور امام ابو محمد الزیلعیؒ (م ۷۶۲ھ) نے اس حدیث پر اعتراضات کے جوابات دیکر اسے معتبر ثابت کیا ہے۔(**الجوہر النقی ج:۱ ص:۱۴۷ ،نصب الرایہ ج:۱ص:۴۸**)

وضاحت :

اس معتبر حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ نماز میں اگر کوئی کھکھلا کر ہنسے تو نماز کے ساتھ ساتھ اس کا وضو بھی ٹوٹ جائیگا۔

اعتراض نمبر۱:

صحیح نہیں ہے۔کیونکہ جمہور ائمہ محدثین نے صراحت کی ہے کہ بقیہؒ جب سماع کی صراحت کردیں تو وہ ثقہ وصدوق ہیں۔جیسا کہ امام ذہبیؒ نے صراحت کی ہے ،جس کا حوالہ اوپر گزرچکا ،اسی طرح امام یعقوب بن شیبہ السدوسیؒ ،امام ابن سعدؒ ،حافظ عجلیؒ ،امام ابوزرعہؒ ،امام ابواحمد الحاکمؒ ،امام ابن خلفونؒ ،امام سمعانیؒ وغیرہ نے صراحت کی ہے کہ بقیہ بن الولیدؒ جب ثقہ سے روایت کریں تو ثقہ ہیں ،ان پر کلام مجہولین سے روایت کرنیکی وجہ سے کیا گیا ہے۔(**تہذیب التہذیب ج:۱ ص:۴۷٦، اکمال تہذیب الکمال ج:۳ص:۷**) بلکہ امام نسائیؒ نے واضح کیا ہے کہ "اذاقال:حدثناوأخبرنافھوثقة"جب بقیہ حدثنا یا اخبرنا کہیں تو وہ ثقہ ہیں۔(**ایضاً**)یہی وجہ ہے کہ امام ماردینیؒ (م ۷۵۰ھ) ابن الجوزیؒ کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ "ھوصدوق وقدصرح بالتحدیث والمدلس الصدوق اذاصرح بذلک زالت تھمة تدلیسہ"بقیہ صدوق ہیں ،اور انہوں نے سماع کی صراحت کردی ہے اور صدوق مدلس جب سماع کی صراحت کردے تو اس پر تدلیس کا الزام ختم ہوجاتا ہے ۔(**الجوہر النقی ج:۱ص:۱۴۷**)،حافظ ابو محمد الزیلعیؒ (م ۷٦۲ھ) کہتے ہیں کہ "ھذافیہ نظر,لان بقیة صرح فیہ بالتحدیث,والمدلس اذاصرح بالتحدیث,وکان صدوقاً,زالت تھمة التدلیس,وبقیة من ھذاالقبیل" (ابن الجوزیؒ کی)یہ بات قابل غور ہے ،اس لیے کہ بقیہؒ نے سماع کی صراحت کردی ہے اور مدلس راوی جب سماع کی صراحت کردے جب وہ راوی صدوق ہو تو اس پر تدلیس کا الزام ختم ہوجائیگا اور بقیہ بن الولیدؒ اسی طرح کے (صدوق مدلس)ہیں۔(**نصب الرایہ ج:۱ص:۴۸**) معلوم ہواکہ ابن الجوزیؒ کا اعتراض صحیح نہیں ہے۔

غلام مصطفی ظہیر امن پوری صاحب کہتے ہیں کہ یہ روایت بھی ضعیف ہے، کیونکہ اس میں انقطاع ہے، امام عطاء بن ابی رباحؒ کا ابن عمرؓ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ **(السنۃ: شمارہ نمبر ا: صفحہ ۳۱)**

الجواب:

امام بخاریؒ (م ۲۵٦ھ) فرماتے ہیں کہ 'سَمِعَ أَبَا هُرَيرةَ، وابْن عَبّاس، وأبا سَعِيد، وجابر، وابن عُمَر، رضي الله عَنْهُم' امام عطاء بن ابی رباحؒ نے، ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ، ابو سعید خدریؓ، جابر بن عبد اللہؓ، ابن عمرؓ سے سنا ہے۔ **(التاریخ الکبیر: جلد ٦: صفحہ ۴٦۳)**، امام مسلمؒ (م ۲٦۱ھ) کہتے ہیں کہ 'سمع ابن عباس وأبا هريرة وأبا سعيد وجابرا وابن عمر'۔ **(الکنی والاسماء: جلد ۲: صفحہ ۷۱۹)** امام ابو نعیم اصبہانیؒ (م ۴۳۰ھ) کہتے ہیں کہ ' سمع من ابن عباس، وابن عمر' عطاءؒ نے ابن عباسؓ سے اور ابن عمرؓ سے سنا ہے۔ **(حلیۃ الأولیاء: جلد ۳: صفحہ ۳۱۵)** امام عبد الغنی المقدسیؒ (م ٦۰۰ھ) فرماتے ہیں کہ 'سمع عبد الله بن العباس و عبد الله بن عمر'۔ **(الکمال فی اسماء الرجال للمقدسی: جلد ۷: صفحہ ۳۰۲)**، امام نوویؒ (م ٦۷٦ھ) کہتے ہیں کہ 'سمع العبادلة الأربعة: ابن عمر، وابن عباس، وابن الزبير، وابن أبي العاص'۔ **(تہذیب اللغات: جلد ا: صفحہ ۳۳۳)** حافظ ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) بھی فرماتے ہیں کہ 'سَمِعَ: عَائِشَةَ، وأبا هُرَيْرَةَ، وأسامة بْن زيد، وأمّ سَلَمَة، وابن عَبَّاس، وابن عُمَر'۔ **(تاریخ الاسلام: جلد ۳: صفحہ ۲۷۷)**، امام تقی الدین الحسنی الفاسیؒ (م ۸۳۲ھ) بھی کہتے ہیں کہ عطاء بن ابی رباحؒ نے ابن عمرؓ سے سنا ہے۔ **(العقد الثمین: جلد ۵: صفحہ ۲۰۵)**

یہ تو چند محدثین کے اقوال ہوئے، پھر خود عطاء بن ابی رباحؒ نے ابن عمرؓ سے سماع کی صراحت کر دی ہے، چنانچہ امام حاکمؒ (م ۴۰۵ھ) فرماتے ہیں کہ:

حدثنا علي بن حمشاذ العدل، ثنا أبو الجماهر محمد بن عثمان الدمشقي، حدثني الهيثم بن حميد، أخبرني أبو معبد حفص بن غيلان، عن عطاء بن أبي رباح، قال: كنت مع عبد الله بن عمر فأتاه فتى يسأله عن إسدال العمامة، فقال ابن عمر: سأخبرك عن ذلك بعلم إن شاء الله تعالى، قال: كنت عاشر عشرة في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم: أبو بكر، وعمر، وعثمان، وعلي، وابن مسعود، وحذيفة، وابن عوف، وأبو سعيد الخدري رضي الله عنهم، فجاء فتى من الأنصار فسلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم جلس، فقال: يا رسول الله أي المؤمنين أفضل؟ قال: «أحسنهم خلقا» قال: فأي المؤمنين أكيس؟ قال: «أكثرهم للموت ذكرا وأحسنهم له استعدادا قبل أن ينزل بهم أولئك من الأكياس» ثم سكت الفتى۔

(المستدرک للحاکم مع تلخیص للذہبی: جلد ۴: صفحہ ۵۸۲، حدیث نمبر ۸٦۲۳، حافظ ذہبیؒ نے اس روایت کو صحیح کہا ہے)

غور فرمایئے ! اس روایت میں امام عطاء ابن ابی رباح خود کہتے ہیں کہ میں ابن عمرؓ کے پاس موجود تھا پھر انہوں نے ابن عمرؓ کا پورا کلام نقل کیا۔

لہذا محدثین کے اقوال اور عطاءؒ کی ابن عمرؓ سے سماع کی صراحت کی وجہ سے، غلام مصطفی ظہیر صاحب کا اعتراض باطل ومردود ہے۔

اعتراض نمبر ۲ :

ظہیر امن پوری صاحب کہتے ہیں کہ :

نیز اس میں بقیہ بن الولید راوی، اگرچہ جمہور کے نزدیک ثقہ ہے، لیکن تدلیس تسویہ کے مرتکب تھے، لہذا سند مسلسل بالسماع ہونی چاہیے۔ **(السنہ: شمارہ نمبر ا: صفحہ ۳۱)**

الجواب:

بقیہ بن الولیدؒ کے بارے میں خود ظہیر صاحب کے استاد حافظ زبیر علی زئی صاحب لکھتے ہیں کہ ان سے تدلیسِ تسویہ ثابت نہیں ہے۔ **(فتح المبین: صفحہ ٦٩)**، اسی طرح غیر مقلدین کے امام المحدثین، شیخ البانیؒ نے بھی دلائل کے ساتھ ثابت کیا کہ بقیہ بن الولید تدلیس تسویہ نہیں کرتے تھے۔ **(سلسلہ احادیث ضعیفہ: جلد ۱۲ : صفحہ ۱۰۵)**، لہذا غلام مصطفی ظہیر صاحب کا اعتراض خود انہیں کے علماء کی نظر میں مردود ہے۔

دلیل نمبر ۲ :

- امام طبرانیؒ **(م ۳٦۰ھ)** فرماتے ہیں کہ :

حدثنا احمد بن زہیر التستری ثنا محمد بن عبدالملک الدقیقی ثنا محمد بن ابی نعیم الواسطی ثنا مہدی بن میمون ثنا ہشام بن حسان عن حفصة بن سیرین عن ابی العالیة عن ابی موسی ،قال : بینما رسول اللہ ﷺ یصلی بالناس اذدخل رجل فتردی فی حفرة کانت فی المسجد ،وکان فی بصرہ ضرر فضحک کثیر من القوم وہم فی الصلاة ،فامر رسول اللہ ص من ضحک ان یعید الوضوء ویعید الصلاة ۔

ایک دفعہ کی بات ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔اتنے میں ایک صاحب مسجد میں داخل ہوئے ،اور مسجد میں موجود ایک گڑھے میں گر گئے۔(ان کی آنکھ میں خرابی تھی)تو کئی لوگ نماز ہی کی حالت میں ہنس پڑے ،تو جو لوگ ہنسے تھے اللہ کے رسول ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنا وضو اور اپنی نماز دہرا لیں ۔**(المعجم الکبیر للطبرانی بحوالہ مجمع الزوائد حدیث نمبر: ۲۴۴۰،ونصب الرایہ: ج:۱ص:۴۷**،حافظ ہیثمیؒ کہتے ہیں کہ ''**ورجالہ موثقون وفی بعضھم خلاف**'' اس روایت کے رجال (رواۃ)ثقہ ہیں اور اس حدیث کی بعض سندوں میں اختلاف ہے)

اسکین:**نصب الرایہ**

نصب الراية
لأحاديث الهداية
للإمام البارع الحافظ
العلامة جمال الدين أبي محمد عبد الله بن يوسف الزيلعي الحنفي
المتوفى سنة ٧٦٢ھ
رحمه الله تعالى
مع حاشيته النفيسة المهمة
بغية الألمعي في تخريج الزيلعي
وتصحيح أصل النسخة بعناية بالغة من إدارة المجلس العلمي
وزاده تصحيحاً ومقابلة بمخطوطتين
محمد عوامة
دار القبلة للثقافة الإسلامية جدة　　مؤسسة الريان للطباعة والنشر والتوزيع　　المكتبة المكية

كتاب الطهارات　　٤٧

يقومون فيصلون ولا يتوضئون، انتهى. قال ابن المبارك "يعني وهم جلوس"، قال البيهقي[1]: وعلى ذلك حمله الشافعي، لأن اللفظ محتمل، والحاجة إلى هذا التأويل هنا أشد لذكر الغطيط، انتهى. إذ لا يخفق برأسه إلا من نام جالساً. قال ابن القطان في "الوهم والإيهام": وهذا يرده ما رواه البزار في "مسنده" ٢٣٠ من حديث عبد الأعلى عن شعبة عن قتادة عن أنس، قال: كان أصحاب رسول الله ﷺ ينتظرون الصلاة، فيضعون جنوبهم، فمنهم من ينام، ثم يقوم إلى الصلاة، قال: وهذا كما ترى صحيح من رواية إمام عن شعبة. وقال قاسم بن أصبغ[2]: ثنا محمد بن[3] عبد السلام الخشني ثنا محمد بن يسار[4] ثنا يحيى بن سعيد القطان ثنا شعبة به، قال: وهذا كما ترى صحيح من رواية إمام عن شعبة، واستدل على أن النعاس غير ناقض بما في "الصحيحين"[5] عن ابن عباس أنه ذكر قيامه خلف رسول الله ٢٣١ ﷺ في صلاة الليل، وفيه قال. "فجعلت إذا أغفيت يأخذ بشحمة أذني" الحديث.

الحديث الثاني والعشرون قال النبي ﷺ: «ألا من ضحك منكم قهقهة فليعد الصلاة ٢٣٢ والوضوء جميعاً»، قلت: فيه أحاديث مسندة، وأحاديث مرسلة. أما المسندة فرويت من حديث أبي موسى الأشعري. وأبي هريرة. وعبد الله بن عمر. وأنس بن مالك. وجابر بن عبد الله. وعمران ابن الحصين. وأبي المليح.

أما حديث أبي موسى، فرواه الطبراني[6] في "معجمه" حدثنا أحمد بن زهير ٢٣٣ التستري ثنا محمد بن عبد الملك الدقيق ثنا محمد[7] بن أبي نعيم الواسطي ثنا مهدي بن ميمون ثنا هشام[8] ابن حسان عن حفصة بنت سيرين عن أبي العالية عن أبي موسى، قال: "بينما رسول الله ﷺ يصلي بالناس إذ دخل رجل فتردى في حفرة كانت في المسجد، - وكان في بصره ضرر - فضحك كثير من القوم وهم في الصلاة، فأمر رسول الله ﷺ وسلم من ضحك أن يعيد الوضوء، ويعيد الصلاة"، انتهى.

(١) ص ١٢٠　(٢) أخرجه ابن حزم في "المحلى" ص ٢٢٤ - ج ١١ من حديث قاسم بن الأصبغ ثنا محمد بن عبد السلام الخشني ثنا محمد بن بشار ثنا يحيى، الخ　(٣) وفي "الجوهر" ص ١٢٠ - ج ١: محمد بن عبد الرحيم الخشني ثنا محمد بن بشار، والصواب: محمد بن عبد السلام الخشني، راجع له "تذكرة الحفاظ" ص ٢٠٠ ج ٢　(٤) أصل الحديث في الترمذي في "باب الوضوء من النوم" ص ٨٠ من طريق ابن بشار، وليس فيه ذكر الجنوب، والله أعلم، وكذا عند الدارقطني: ص ٨، بلفظ: كنا نأتي مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم فننام فلا نحدث لذلك وضوءاً، وقال: صحيح، اه　(٥) هذا اللفظ لم أجده في البخاري، إنما هو في مسلم: ص ٢٦١ - ج ١　(٦) قال الهيثمي في "الزوائد" ص ٢٤٦: رواه الطبراني في "الكبير"، وفيه محمد بن عبد الملك الدقيقي، وبقية رجاله موثقون، اه. وقال في ص ٨٢ - ج ٢: رجاله موثقون، وفي بعضهم خلاف اه، قلت: محمد بن عبد الملك، قال النسائي: ثقة، وقال ابن أبي حاتم: سمع منه أبي، وسئل أبي عنه فقال: صدوق، ذكره ابن حبان في الثقات، وقال: مسلمة ثقة قال الحضرمي: ثقة، قال الدارقطني: وقال أبو داود: ولم يكن بحكم العقل "تهذيب" ص ٣١٧ - ج ٩، وثقه مطين، والدارقطني "ميزان"　(٧) هو محمد بن موسى بن أبي نعيم صدوق، لكن طرحه ابن معين "تقريب"　(٨) مدلس من الثالثة.

رواۃ کی تحقیق یہ ہے :

۱)　امام طبرانیؒ**(م۳۶۰؁ھ)** مشہور ثقہ ،امام اور حافظ الحدیث ہیں۔**(تاریخ الاسلام ج:۸ص:۱۴۳)**

۲)　حافظ احمد بن زہیرؒ التستری**(م۳۱۰؁ھ)** بھی ثقہ ،حجت ہیں۔**(تاریخ الاسلام ج:۷ص:۱۵۲)**

۳)　　محمد بن عبدالملک الدقیقیؒ (م۲۶۶؁ھ) سنن ابوداوٗد اور ابن ماجہ کے راوی ہیں اور ثقہ ،صدوق ہیں۔(**تقریب رقم ۶۱۰۱،سیر اعلام النبلاء ج:۱۲ص:۵۸۲**)

۴)　　محمد بن ابی نعیمؒ الوسطیؒ (م۲۲۳؁ھ) سنن ابن ماجہ کے راوی ہیں اور جمہور کے نزدیک ثقہ ،صدوق ہیں۔

حافظ ابن حجرؒ،امام ابوحاتمؒ نے انہیں صدوق اور امام احمد بن سنانؒ نے ثقہ ،صدوق کہا ہے۔اسی طرح ابن حبانؒ نے انہیں ثقات میں شمار کیا ہے ،امام ابو زرعہ رازیؒ نے بھی ان سے روایت لی ہے۔(**تقریب رقم :۶۳۳۷،تہذیب التہذیب ج:۹ ص:۴۸۱،تہذیب الکمال ج:۲۶ص:۵۲۷**)اور امام ابو زرعہ الرازیؒ،غیر مقلدین کے نزدیک صرف ثقہ سے ہی روایت کرتے ہیں۔(**اتحاف النبیل ج:۲ص:۱۲۸**) معلوم ہو اکہ جمہور کے نزدیک آپؒ ثقہ وصدوق ہیں۔

۵)　　مہدی بن میمونؒ (م۱۷۲؁ھ) صحیحین کے راوی ہیں اور ثقہ ہیں۔(**تقریب رقم :۶۹۳۲**)

۶)　　ہشام بن حسانؒ (م۱۴۸؁ھ) بھی صحیحین کے راوی ہیں اور ثقہ ہیں۔(**تقریب رقم :۷۲۸۹**)

۷)　　حفصہ بنت سیرینؒ (م۱۰۰؁ھ) صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی راوی ہیں اور ثقہ ہیں۔(**تقریب رقم :۸۵۶۱**)

۸)　　ابوالعالیہ البصریؒ (م۹۳؁ھ) بھی ثقہ راوی ہیں۔(**تقریب رقم : ۱۹۵۳**)

۹)　　ابوموسی الاشعری رضی اللہ عنہ مشہور صحابی رسول ہیں۔(**تقریب**) معلوم ہوا کہ اس سند کے تمام راوی ثقہ ہیں اور اس کی سند صحیح ہے۔

ایک وضاحت :

بعض محدثین نے ابوالعالیہؒ سے یہ روایت مرسلاً نقل کی ہے۔لیکن معجم الکبیر للطبرانی میں یہ روایت صحیح سند کے ساتھ متصل آئی ہے۔جیسا کہ تفصیل اوپر بیان کی گئی۔اور غیر مقلدین کا اصول ہے کہ ثقہ کی زیادتی مقبول ہے۔

چنانچہ،غیر مقلد ڈاکٹر عبد الرؤف ظفر صاحب ثقہ کی زیادتی کے بارے میں آخری قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :

جمہور فقہاء ومحدثین اور اصولیین کے نزدیک ثقہ کی زیادتی مقبول ہے۔خطیب نے اس قول کو پسند کیا ہے (اور کہا) کہ یہ قول ہمارے نزدیک صحیح ہے۔(**التحدیث ص:۲۵۳**)

اسی طرح زبیر علی زئی صاحب ابن کثیرؒ کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حافظ ابن کثیرؒ کی یہ بات محل نظر ہے ۔کیونکہ خطیب البغدادیؒ نے لکھا ہے کہ جمہور فقہاء اور اصحاب الحدیث نے کہا : ثقہ کی زیادتی مقبول ہے ،جس کے ساتھ وہ منفرد ہو۔**(اختصار علوم الحدیث ترجمہ علی زئی ص:٤٨)**

لہذا غیر مقلدین کے اپنے اصول سے المعجم الکبیر للطبرانی والی یہ متصل روایت مقبول ہے ،لہذا اس پر اعتراض ہی مردود ہے۔

اعتراض:

غلام مصطفی ظہیر امن پوری صاحب کہتے ہیں کہ اس کی سند ضعیف ہے، اس میں ہشام بن حسان مدلس ہیں، جو عن سے روایت کر رہے ہیں، ثقہ مدلس کی صحیح بخاری و مسلم کے علاوہ عن والی روایت ضعیف ہوتی ہے۔**(السنۃ: شمارہ نمبر ا: صفحہ ٣٠)**

الجواب:

ظہیر صاحب کے استاد، زبیر علی زئی لکھتے ہیں کہ مدلس راوی کی، اگر معتبر متابعت یا قوی شاہد مل جائے، تو اس پر سے تدلیس کا الزام ختم ہو جاتا ہے۔**(نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم مقام: صفحہ ٣٧)** اور دلیل نمبر ا میں موجود ابن عمرؓ کی روایت اور آگے آنے والی تمام روایات ہشام بن حسانؒ کی روایت کی قوی شواہد ہیں۔

لہذا ظہیر صاحب کا اعتراض خود ان کے اصول سے باطل ہے۔

دلیل نمبر ٣:

- امام ابو نعیمؒ (م ٤٣٠ھ) کہتے ہیں کہ :

ثنا محمد بن ابراہیم، ثنا اسحا ق بن ابرہیم ،ثنا اسماعیل بن محمد ،ثنا مکی بن ابراہیم ،ثنا ابوحنیفة ،عن منصور بن زاذان قال:عن الحسن ،عن ابی سعید عن النبی ﷺ :بینما ہو فی الصلاة اذ اقبل أعمی یرید الصلاة ،فوقع فی روية فاستضحک بعض القوم ،حتی قہقہہ فلما انصرف قال النبی ﷺ من کان منکم قہقہہ فلیعد الوضوء والصلاة ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے بارے میں بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کی بات ہے ، نبی پاک ﷺ نماز میں تھے تبھی ایک نابینا صاحب نماز کے ارادے سے آئے تو ایک نالی میں گر گئے تو کچھ لوگ ہنس پڑے یہاں تک کہ وہ ہنسی قہقہے تک پہنچ گئی تو جب نبی ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ تم میں سے جس نے بھی قہقہہ لگایا ہے وہ اپنا وضو اور نماز دہرائے۔**(مسند امام ابو حنیفہ بروایت ابونعیم ص:۲۲۲)**

اسکین:

مُسْنَد
الإِمَام أَبِي حَنِيفَة
(رَحِمَهُ اللهُ)

تأليف
الإمام أبي نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني
(ت ٤٣٠ هـ)

تحقيق وتعليق
نظر محمد الفاريابي

مكتبة الكوثر

منصور بن دياب　　٢٢٢

اللجلاج ، ثنا إبراهيم بن الجراح ، ثنا أبويوسف ، عن أبي حنيفة ، عن منصور ، عن الشعبي ، عن جابر ، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لايجوز للمغيرة طلاق ، ولابيع ، ولاشراء .

* حدثنا أبوسعد عبدالرحمن بن محمد بن محمد الأردشتي بجرجان ، ثنا خلف بن محمد الخيام البخاري ، ثنا سهل بن ساروبه البخاري ، ثنا شعيب بن الليث أبوصالح ، ويوسف بن علي الأبار ، قالوا : أخبرنا علي بن حكيم السعدي ثنا سلم بن مسلم الخشاب ، ثنا مكي ، عن أبي حنيفة ، عن منصور (٤٨ / ب) عن أبي وائل ، عن حذيفة رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم : أتى سباطة قوم ، فبال قائما .

***

روايته عن

منصور بن دياب

الضبي ، كوفي .

***

روايته عن

منصور بن زاذان الواسطي

سمع من : أنس ، والحسن ، ومحمد بن سيرين .

* حدثنا أبومحمد بن حيان ، ثنا سلم بن عصام ، عن عمه محمد بن المغيرة ، ثنا الحكم ، عن زفر ، عن أبي حنيفة ، عن منصور بن زاذان .

ح —

* وثنا محمد بن إبراهيم ، ثنا إسحاق بن إبراهيم ، ثنا إسماعيل بن محمد ، ثنا

محارب بن دثار　　٢٢٣

مكي بن إبراهيم ، ثنا أبوحنيفة ، عن منصور بن زاذان ، كلهم : قال : عن الحسن ، عن أبي سعيد ، عن النبي صلى الله عليه وسلم : بينما هو في الصلاة إذ أقبل أعمى يريد الصلاة فوقع في روية ، فاستضحك بعض القوم حتى قهقه ، فلما انصرف ، قال النبي صلى الله عليه وسلم : من كان منكم قهقه فليعد الوضوء والصلاة .

هذا لفظ زفر ، والآخرون مثله .

ورواه أسد بن عمرو وغيره وليست .... ، فقال : سعيد بن صبيح .

***

روايته عن

أبي النضر محارب بن دثار

ابن كردوس بن فراس بن معاوية بن صخر السدوسي ، ولى قضاء الكوفة .

سمع : جابرا ، وابن عمر .

وروى عنه : الثوري ، وشعبة ، ومسعر .

* حدثنا سليمان بن أحمد ، ثنا محمد بن الفضل ، ..... ، ثنا مهدي بن حفص ثنا إسحاق الأزرق ، عن أبي حنيفة ، عن محارب بن دثار ، عن ابن عمر ، قال : قال النبي صلى الله عليه وسلم : من صلى العشاء في جماعة ، وصلى أربع ركعات قبل أن يخرج من المسجد ، كان كعدل ليلة القدر (١) .

لم يروه عن ابن عمر إلامحارب ، ولاعنه إلا أبوحنيفة .

تفرد به إسحاق ، عن ..... ابن عون ، مرفوعا .

١ – قال الهيثمي في المجمع ٢ / ٢٣١ رواه الطبراني في الكبير ، وفيه من ضعف .

اس روایت کے راویوں کی تفصیل درج ذیل ہے :

١) امام ابونعیم اصبہانیؒ (م ۴۳۰ھ) مشہور ثقہ ،حافظ ہیں۔**(تاریخ الاسلام ج:۹ص:۴۶۸)**

٢) محمد بن ابراہیم سے مراد مسند اصبہان محمد بن ابراہیم ابو بکر ابن المقریؒ (م ۳۸۱ھ) ہیں ،جو کہ مشہور ثقہ ،حافظ الحدیث ہیں۔**(تاریخ الاسلام ج:۸ص:۵۲۴)**

٣) اسحاق بن ابراہیم کا پورا نام اسحق بن ابراہیم بن عبداللہ بن شاذان الفارسیؒ ہے۔جو کہ ثقہ راوی ہیں۔**(مسند ابوحنیفہ بروایت ابونعیم ص:۲۳۸،تاریخ الاسلام ج:٦ص:۲۹۴)**

٤) اسماعیل بن محمد بن ابی کثیر الفسویؒ (م ۲۸۸ھ) بھی ثقہ شیخ ہیں۔**(تاریخ الاسلام ج:٦ص:۷۲۱)**

٥) امام حافظ مکی بن ابراہیمؒ (م ۲۱۵ھ) صحیحین کے راوی ہیں اور ثقہ و مضبوط ہیں۔**(تقریب رقم :٦٨٧٧)**

۶) امام اعظم ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) مشہور فقیہ، امام، حافظ الحدیث، ثقہ اور حدیث کے شہنشاہ ہیں۔ **(امام ابو حنیفہؒ کا محدثانہ مقام ص:۳۲۳، نیز دیکھئے ص۲۱، ۶۲، الاجماع مجلہ: شمارہ نمبر ۳: ص ۲۷۸)**

۷) منصور بن زاذانؒ (م ۱۲۹ھ) صحیحین کے راوی ہیں اور ثقہ مضبوط، عابد ہیں۔ **(تقریب رقم: ۶۸۹۸)**

۸) امام حسن البصریؒ (م ۱۱۰ھ) بھی مشہور ثقہ، فقیہ، فاضل، امام ہیں۔ **(تقریب رقم: ۱۲۲۷)**

۹) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ مشہور صحابی رسول ہیں۔[3]

نوٹ:

اس روایت میں امام حسن البصریؒ نے عن سے روایت کیا ہے اور وہ طبقہ ثانیہ کے مدلس ہیں، جن کی تدلیس قابل قبول ہوتی ہے۔ **(طبقات المدلسین لابن حجر ص:۲۹)**

اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ اس سند کے تمام رواۃ ثقہ ہیں اور اس کی سند صحیح ہے۔[4]

دلیل نمبر ۴:

- امام ابن عدیؒ (م ۳۶۵ھ) فرماتے ہیں کہ:

---

[3] یاد رہے کہ امام حسن البصریؒ کا سماع ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے، جس کی تفصیل **ص:۱۸** پر موجود ہے لہذا یہ روایت متصل ہے۔

[4] امام ابو نعیمؒ نے اس روایت کی ایک اور سند اس طرح ذکر کی ہے کہ:

حدثنا ابو محمد بن حیان، ثنا سلم بن عصام، عن عمه محمد بن المغیرة، ثنا الحکم عن زفر، عن ابی حنیفة، عن منصور بن زاذان قال: عن الحسن عن ابی سعید عن النبی ﷺ ---------

اس روایت کے بھی رواۃ ثقہ ہیں، اور حکمؒ سے مراد ابو محمد حکم بن ایوبؒ جن کو امام ذہبیؒ اور امام ابو نعیمؒ نے فقیہ کہا ہے اور امام ابو شیخؒ نے آپ کا شمار اصبہان کے محدثین میں کیا ہے۔ **(تاریخ الاسلام ج:۴ ص:۱۰۹۷، طبقات المحدثین تاریخ اصبہان ج:۱ ص:۳۵۰، طبقات المحدثین ج:۲ ص:۹۶)** لہذا متابع کی وجہ سے یہ حدیث اور بھی قوی و مضبوط ہوجاتی ہے۔

حدثنا زید بن عبداللّٰہ بن زید الفارض ۔حدثنا کثیر بن عبید ۔حدثنا بقیة عن محمد الخزاعی عن الحسن عن عمران بن حصین ۔ان النبی ﷺ قال لرجل ضحک أعد وضوئک ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص (نماز میں) ہنسا تو اللہ کے رسول ﷺ نے اس سے فرمایا :اپنے وضو کو دہراؤ۔**(الکامل لابن عدی ج:۴ص:۱۰۱)**

اسکین:

الكَامِلُ
فِي ضُعَفَاءِ الرِّجَال

تأليف
الإمام الحافظ أبي أحمد عبد الله بن عديّ الجرجاني
المتوفى سنة ٣٦٥هـ

تحقيق وتعليق
الشيخ عادل أحمد عبد الموجود الشيخ علي محمد معوّض

شارك في تحقيقه
الأستاذ الدكتور عبد الفتاح أبو سنّة
جامعة الأزهر

الجزء الرابع

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت ـ لبنان

ذكر ما روى ذلك عن الحسن البصري الجزء الرابع (١٠١)

الزهري عنه عن الحسن فقال في هذه الرواية: عن أنس بن مالك والبلاء في هذه الرواية من سفيان بن محمد الفزاري، فإنه ضعيف، يجيء ذكره فيمن اسمه «سفيان» إن شاء الله، وقد اختلف أيضًا في هذا الحديث على الحسن ثلاثة ألوان، فأحد ذلك[١]:

ثنا زيد بن عبدالله بن زيد الفارض[٢]، ثنا كثير بن عبيد، ثنا بقية، عن محمد الخزاعي عن الحسين، عن عمران بن حصين أن النبي ﷺ قال لرجل ضحك: «أعِدْ وضُوءَكَ».

قال ابن عدي: ومحمد الخزاعي هذا هو من مجهولي مشايخ بقية، ويقال: عن بقية في هذا الحديث عن محمد بن راشد، عن الحسن؛ ومحمد بن راشد أيضًا عن الحسن مجهول.

ثنا ابن صاعد، ثنا محمد بن عيسى بن حيان، ثنا الحسن بن قتيبة، ثنا عمرو بن قيس، عن عمرو بن عبيد، عن الحسن، عن عمران بن حصين، عن النبي ﷺ قال: «إذَا قَهْقَهَ أعَادَ الوضُوءَ والصَّلاةَ»، كذا قال في هذا الإسناد: عن عمرو بن قيس، عن عمرو بن عبيد وإنما هو عن عمر بن قيس، وهوالسكوني الحمصي، عن عمرو بن عبيد.

ثناه عمر بن سنان المنبجي، ثنا عبدالوهاب بن الضحاك، ثنا إسماعيل بن عياش عن عمرو بن قيس، عن عمرو بن عبيد، عن الحسن، عن عمران بن حصين الخزاعي، سمعت رسول الله ﷺ يقول: «مَنْ ضَحِكَ في الصَّلاةِ قَهْقَهَةً[٣] فَلْيُعِدِ الوضُوءَ والصَّلاةَ».

وروى بقية عن عمرو بن قيس، عن عطاء، عن ابن عمر، عن النبي ﷺ.

ثنا ابن جوصاء، ثنا عطية بن بقية، حدثني أبي، ثنا عمرو بن قيس السكوني، عن عطاء، عن ابن عمر قال: قال رسول الله ﷺ: «مَنْ ضَحِكَ فِي صَلاةٍ قَهْقَهَةً فَلْيُعِدِ الوضُوءَ والصَّلاةَ».

واللون الثاني عن الحسن:

١ـ في هـ: الثلاثة.
٢ـ في ل: قال: ثنا.
٣ـ في ل، هـ: كركرة.

اس کی تحقیق یہ ہے :

۱) امام ابن عدیؒ کی توثیق گزر چکی۔

۲) زید بن عبد اللہ بن زید ابوطلحہؒ بھی ثقہ ہیں۔ کیونکہ ان کے علم کے باوجود امام ابن عدیؒ نے ان کا ترجمہ اپنی کتاب الکامل میں ذکر نہیں کیا ،اور غیر مقلدین کے نزدیک یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ راوی ابن عدیؒ کے نزدیک ثقہ ہے۔ دیکھئے **(انوار البدر ص:۲۲۴)**

۳) کثیر بن عبید بن نمیرؒ (م **۲۵۰ھ**) سنن ابوداؤد ،ابن ماجہ اور نسائی کے راوی ہیں اور ثقہ ہیں۔(**تقریب رقم :۵۶۱۸**)

۴) بقیہ بن الولید کی توثیق گزر چکی۔(**دیکھئے ص:۳**)[5]

۵) محمد الخزاعیؒ بھی ثقہ ہیں۔

اعتراض :

ابن عدیؒ کہتے ہیں کہ اس روایت میں محمد الخزاعیؒ مجہول ہیں۔اسی طرح ابن عدیؒ یہ بھی کہتے ہیں کہ "**يقال عن بقية في هذا الحديث عن محمد بن راشد عن الحسن، ومحمد بن راشد أيضا عن الحسن مجهول**"اس حدیث کو بقیہ نے محمد بن راشد عن الحسن سے بھی روایت کیا ہے اور حسن سے روایت کرنے والے محمد بن راشد بھی مجہول ہیں۔(**الکامل لابن عدی ج:۴ص:۱۰**)

الجواب :

---

[5] اگرچہ اس روایت میں بقیہ بن الولیدؒ نے سماع کی صراحت نہیں کی ہے لیکن اس حدیث کی ایک اور سند امام دارقطنی نے ذکر کی ہے ،جس کی سند یہ ہے :

حدثنا به الحسين بن اسمعيل حدثنا محمد بن عيسى بن حنان ،نا الحسن بن قتيبة ،حدثنا عمر بن قيس ،ح وحدثنا محمد بن على بن اسمعيل ،نا سعيد بن محمد الترخمى ،نا ابراہيم بن العلاء ،نا اسمعيل بن عياش ،عن عمر بن قيس ،عن عمرو بن عبيد ،عن الحسن ،عن عمران بن حصين قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : من ضحك فى الصلاة قرقرة فليعد الوضوء والصلاة .وقال الحسن بن قتيبة اذا قہقہہ الرجل أعاد الوضوء والصلاة۔(سنن دار قطنی ج:۱ص:۳۰۲،حدیث نمبر: ۶۱۲)

غور فرمایئے!اس میں بقیہؒ کے متابع میں دو دو راوی امام اسمعیل بن عیاشؒ (**م ۱۸۲ھ**)[ثقہ]اور حسن بن قتیبہؒ (**لین**)موجود ہے۔اسی طرح **الخلافیات للبیھقی ج:۱ص:۳۷۳** پر عبدالرحمن بن سلامؒ (ثقہ) بھی بقیہ کے متابعات میں موجود ہے۔لہٰذا ان پر تدلیس کا الزام اس روایت میں مردود ہے اور بقیہؒ اس روایت میں ثقہ ہیں۔

نہایت ادب واحترام کے ساتھ عرض ہے کہ محمد الخزاعیؒ اور محمد بن راشدؒ یہ دونوں ایک ہی شخص ہیں، جن کا پورا نام محمد بن راشد الخزاعی ابوعبداللہ الشامی الدمشقیؒ **(م بعد ١٦٠ھ)** ہے۔ آپ سنن اربعہ کے راوی ہیں ،بقیہ بن الولیدؒ **(م ١٩٧ھ)** کے استاذ ہیں اور جمہور کے نزدیک ثقہ ،صدوق ہیں۔**(تہذیب الکمال ج:٢٥ص:١٩٣، تقریب رقم :٥٨٧٥، تہذیب التہذیب ج:٩ص:١٦٠، الکاشف)** محدث عینیؒ **(م ٨٥٥ھ)** نے بھی امام ابن عدیؒ کے اعتراض کا تقریباً یہی جواب دیا ہے۔ **(العنایہ شرح ہدایہ ج:١ص:٢٩١)**

لہٰذا انہیں مجہول کہنا صحیح نہیں ہے ،بلکہ وہ ثقہ اور سچے ہیں۔

٦) امام حسن البصریؒ **(م ١١٠ھ)** کی توثیق گزرچکی۔

٧) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ **(م ٥٢ھ)** بھی مشہور صحابی رسول ہیں ۔**(تقریب رقم :٥١٥٠)**[6]

معلوم ہوا کہ اس بھی تمام رواۃ ثقہ ہیں ،لہٰذا یہ روایت بھی صحیح اور متصل ہے۔

اعتراض:

ظہیر امن پوری صاحب لکھتے ہیں کہ اس روایت میں (حسن البصریؒ سے روایت کرنے والے) محمد الخزاعی سے مراد محمد بن راشد الخزاعی نہیں، بلکہ اور کوئی ہے، جن کے حالات نہیں مل سکے۔ **(صفحہ ٣٢)**

الجواب:

امام، حافظ ابن الترکمانیؒ **(م ٧٥٠ھ)** نے بھی محمد الخزاعیؒ کا تعین محمد بن راشد الخزاعی الشامی سے کیا ہے، چنانچہ ان کے الفاظ ہیں: **'ابن راشد ھذا وثقہ ابن حنبل وابن معین'**۔ **(الجوہر النقی: جلد ١: صفحہ ١٤٦)**

اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس روایت میں محمد الخزاعیؒ کے شاگرد بقیہ بن الولید ہیں، بقیہ بن الولید کے استادوں میں محمد الخزاعی کے نام سے محمد بن راشد الخزاعی المحولی الدمشقی الشامی موجود ہیں، جس کا حوالہ گزر چکا، اس لحاظ سے محمد الخزاعیؒ سے مراد محمد بن راشد الخزاعی الشامی ثابت ہوتے ہیں۔

---

[6] یاد رہے کہ امام حسن البصریؒ کا سماع حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے ، دیکھئے **(دوماہی مجلہ شمارہ نمبر: ٣ص:٢٧٤)**

لیکن موصوف ظہیر صاحب نے یہ بات چھپالی اور بڑی چالاکی سے کہا کہ محمد بن راشد المخولی کے اساتذہ میں کسی محدث نے بھی حسن البصریؒ کو ذکر نہیں کیا، نہ ہی حسن البصری کے شاگردوں میں ان کا نام موجود ہے۔ **(صفحہ ۳۲)** تاکہ وہ اپنے مسلک بچا سکیں۔

اور یہی نہیں، بلکہ حافظ ابن الترکمانیؒ کے بارے میں انتہائی بے ادبی کے ساتھ کہتے ہیں کہ جناب ابن الترکمانی حنفی صاحب شدید وہم کا شکار ہوگئے ہیں، محمد الخزاعی مجہول کو محمد بن راشد المخولی سمجھ بیٹھے ہیں، ایک ثقہ راوی کی توثیق ایک مجہول پر تھوپ دی ہے۔ **(صفحہ ۳۲)**

حالانکہ امام، حافظ ابن الترکمانیؒ جو کہ حافظ ذہبیؒ کے شاگرد ہیں۔ **(ذیل التقیید: جلد ۱: صفحہ ۵۱۹)** ان کے بارے میں:

امام صلاح الدین الصفدیؒ **(م ۷۶۴ھ)** نے کہا کہ '**الشيخ الإمام الفاضل المفنن**'۔ **(أعيان العصر للصفدی: جلد ۳: صفحہ ۴۶۲)**

ابن فہد مکیؒ **(م ۸۷۱ھ)** نے کہا: '**قاضي القضاة الإمام العلامة الحافظ**'

نیز کہتے ہیں کہ: '**له تآليف حسنة مفيدة منها "تخريج أحاديث الهداية" و "الدر النقي في الرد على البيهقي" و كتاب في علوم الحديث اختصر فيه كتاب ابن الصلاح اختصارًا حسنًا مستوفًى**'۔

حافظ عراقیؒ **(م ۸۰۶ھ)** نے کہا: '**الإمام العلامة الحافظ**'۔ **(لحظ الألحاظ: صفحہ ۸۶ - ۸۷)**،

حافظ ابن حجرؒ **(م ۸۵۲ھ)** نے کہا: '**وكان كثير الإفضال، مع مشاركة فِي علم الحديث. واختصر كتاب ابن الصلاح اختصاراً حسناً. سمعت شيخنا العراقي يقول: إنه أوفى بمقصوده. قال: ولا نعلم أحداً ساواه فِي ذَلِك**'۔ **(رفع الإصر عن قضاة مصر لابن حجر: صفحہ ۲۷۸)**

ان تمام عبارتوں سے معلوم ہوا کہ حافظ ابن الترکمانیؒ **(م ۷۵۰ھ)** امام، علامہ، حافظ الحدیث، اچھی اور نفع بخش کتابوں کے مصنف (جس میں الجوہر النقی بھی شامل ہے) اور علم حدیث کے عالم تھے۔

لہذا اس صدوق [7]، حافظ الحدیث اور حدیث وعلوم الحدیث کے ماہر پر ظہیر صاحب کا اعتراض باطل ومردود ہے۔

ایک اور دلیل:

---

[7] **اضواء المصابیح** از زبیر علی زئی: ص ۲۵۱

محمد الخزاعیؒ کا محمد بن راشد المخولی الخزاعیؒ ہونے کی ایک اور دلیل یہ بھی ہے کہ محمد بن راشد المخولیؒ بصرہ بھی گئے تھے،

چنانچہ:

امام دار قطنیؒ فرماتے ہیں کہ: ' **كان بالبصرة، يعتبر به** '۔ **(سوالات برقانی: رقم ٤٣١)** امام ابن معینؒ: ' **مُحَمد بن راشد، شَامي، نَزَل البَصرة** '۔ **(تاریخ ابن معین بروایۃ الدوری: رقم ٣٣٤٤)**، یحییٰ بن سعید سے بھی ایک قول مروی ہے کہ: ' **مُحَمد بن راشد صاحب مكحول شامي نزل البصرة** '۔ **(الکامل لابن عدی: جلد٧: صفحہ ٤١٩)**

لہذا جب وہ بصرہ گئے تھے، تو ان کا حسن البصریؒ سے روایت کرنا کونسی تعجب کی بات ہے؟

الغرض یہاں اس روایت میں محمد الخزاعی سے مراد محمد بن راشد المخولی الخزاعی الشامی ہی ہیں اور یہ روایت مقبول ہے۔

واللہ اعلم

دلیل نمبر ٥ :

- الامام الحافظ الفقیہ ابویوسف یعقوب بن ابراہیم الانصاریؒ (م ١٨٢ھ) فرماتے ہیں کہ :

(یوسف بن ابی یوسف عن ابیه) عن ابی حنیفة، عن منصور بن زاذان عن الحسن عن معبد رضی الله عنه عن النبی ﷺ انه بینما هو فی الصلاة اذ أقبل أعمی یرید الصلاة، فوقع فی زبیة، فاستضحک بعض القوم حتی قهقهه فلما انصرف النبی ﷺ قال من کان منکم قهقهه فلیعد الوضوء و الصلاة۔

ایک موقع پر جب کہ حضور پاک ﷺ نماز میں تھے تبھی ایک نابینا صحابی نماز کے لئے آئے۔ تو گڑھے میں گر گئے اس پر کچھ لوگ ہنس پڑے یہاں تک کہ ہنسی قہقہے میں تبدیل ہوگئی، تو جب نبی ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے جس نے قہقہہ لگایا وہ وضو اور نماز کو دہرا لے۔ **(کتاب الآثار للقاضی ابویوسف ص:٢٨، حدیث نمبر: ١٣٥)**[8]

اسکین:

[8] ذہن میں رہے کہ زبیر علی زئی کا اعتراض "کہ کتاب الآثار امام ابو یوسفؒ سے ثابت نہیں ہے" باطل و مردود ہے۔ جس کی تفصیل **ص:٢٥** پر موجود ہے۔

كتاب الآثار

للإمام الجليل النبيل قاضى القضاة

أبي يوسف يعقوب بن إبراهيم الأنصارى

المتوفى سنة ١٨٢ من الهجرة

روى كتاب « الآثار » أبو محمد يوسف بن يعقوب عن أبيه أبي يوسف . وهو مسند الامام الأعظم أبي حنيفة النعمان الكوفى رضى الله عنهم ، جمعه صاحبه أبو يوسف ، وأضاف إليه مروياته فى مواضع منه ؛ ويسمى : مسند أبي يوسف أيضا

عنى بتصحيحه والتعليق عليه

أبو الوفا

المدرس بالمدرسة النظامية

عنيت بنشره لجنة إحياء المعارف النعمانية

بحيدر آباد الدكن بالهند

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

— ٢٨ —

١٣٥ — يوسف عن أبيه عن أبي حنيفة عن منصور بن زاذان[1] عن الحسن[2] عن معبد[3] رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه بينما هو فى الصلاة إذ أقبل أعمى يريد الصلاة فوقع فى زبية[4] فاستضحك بعض القوم حتى قهقه ، فلما انصرف النبي صلى الله عليه وسلم قال : من كان منكم قهقه فليعد الوضوء والصلاة

١٣٦ — يوسف عن أبيه عن أبي حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال : لا يصلى أحد عن أحد ، ولا يصوم أحد عن أحد[5]

١٣٧ — يوسف عن أبيه عن أبي حنيفة عن حماد أنه قال : سألت إبراهيم فقلت أزيد فى الأربع قبل الظهر ؟ فقال لى : بل طولهن

١٣٨ — يوسف عن أبيه عن أبي حنيفة عن على أبي الحسن الزراد[6] عن تمام

---

(١) هو منصور بن زاذان الواسطى أبو المغيرة الثقفى مولاهم . روى عن أنس وأبي العالية رفيع وعطاء والحسن وابن سيرين وقتادة والحكم وغيرهم ، وعنه ابن أخيه مسلم وجرير وهشيم وأبو عوانة ، روى له الستة مات سنة تسع وعشرين ومائة وقيل غير ذلك — من (ت) ١٢

(٢) الحسن بن أبي الحسن البصرى مولى أم سلمة وربيع أو زيد أبو سعيد الامام أحد أئمة الهدى والسنة روى عن جندب وأنس وعبدالرحمن بن سمرة ومعقل بن يسار وأبي بكرة وسمرة وأرسل عن خلق من الصحابة ، روى عنه أيوب وحميد ويونس وقتادة وخلائق . كان عالما جامعاً رفيعاً ثقة مأمونا عابدا ناسكا شجاعا كثير العلم فصيحا جميلا وسيما . قال ابن المدينى : مرسلات الحسن البصرى التى رواها عنه الثقات صحاح ما أقل ما يسقط منها ، وقال أبو زرعة : كل شيء قال الحسن قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وجدت له أصلا ، روى له الستة . مات سنة مائة وعشرة — من (خ)

(٣) هو معبد بن صبيحة القرشى التيمى من رهط طلحة ، ويقال : ابن صبيح ، رأى عليا وعثمان ، وروى عنه عبدالملك بن عمير والحسن وليس له صحبة وهو الذى روى أبو حنيفة عن منصور عن الحسن عنه حديث الضحك فى الصلاة (ثقات ابن حبان) قلت : ذكره ابن عبدالبر وغيره فى الصحابة وقال: جهنى بصرى وقال بعضهم خزاعى

(٤) الزبية بالضم قال فى (مغ) تردى فى زبية : أى ركية - ١٢

(٥) وأخرجه عبدالرزاق موقوفا على ابن عمر ، وأخرج النسائى فى السنن الكبرى عن ابن عباس مثله وحديث إبراهيم أخرجه الامام محمد فى « الآثار » عنه ثم قال : وبه نأخذ ، وهو قول أبي حنيفة

(٦) قال أبو المؤيد الخوارزمى فى باب المشايخ من جامع المسانيد : أبو الحسن الزراد اختلفوا فى اسمه فقيل : هو على بن الحسين وقيل جعفر بن الحسن واختلفوا فى كنيته ، فقيل أبو على ، وقيل : أبو الحسن واتفقوا على أنه معروف بالصيقل الخ ، وقال العلامة ابن حجر رحمه الله فى « تعجيل المنفعة » (الرداد) مكان (الزراد) فلعله من غلط الناسخ وطبع كذلك ، والحديث أخرجه الامام محمد فى « الآثار » كذلك إلا أنه لم يذكر اسمه ولا نسبه ، وكذلك رواه الحارثى عن الأكثر ، ورواه عن بعض وكناه أبا يعلى

اس کی تفصیل یہ ہے :

١) امام ،حافظ ،فقیہ ،قاضی ابویوسف ؒ(م ۱۸۲؁ھ) جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔**(تلامذہ امام ابوحنیفہ ؒکا محدثانہ مقام ص :۱۴۱)**

٢) امام ابوحنیفہ ؒ

٣) منصور بن زاذان ؒ اور

٤) امام حسن البصری ؒ کی توثیق گزر چکی۔

٥) معبد رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں۔

امام ابونعیمؒ (م ۴۳۰؁ھ) اور حافظ ابن الاثیر الجزریؒ (م ۶۳۰؁ھ) نے آپ کو صحابی بتایا ہے۔**(معرفۃ الصحابہ ج:۵ص:۲۵۲۹،اسد الغابہ ج:۵ص:۲۱۱)**،حافظ ذہبیؒ (م ۷۴۸؁ھ) نے بھی آپ کا شمار **"تجرید اسماء الصحابہ"** میں کیا ہے۔ **(ج:۲ص:۸۵)**

لہذا آپؓ صحابی رسول ہیں۔

معلوم ہوا کہ

- یہ حدیث حسن البصریؒ نے عمران بن حصینؓ،ابوسعید الخدریؓ ،کے علاوہ معبد سے بھی نقل کی ہے۔
- اس کے سند کے تمام روات ثقہ ہیں۔
- اورسند بھی صحیح ہے۔[9]

اعتراض نمبر ا :

ظہیر صاحب کہتے ہیں کہ اس میں ارسال ہے،معبد الجہنی تابعی ہیں،خود امام دار قطنی نے اس کو مرسل کہا ہے۔۔۔۔۔**(صفحہ ۳۱)**

الجواب:

یہاں اس روایت میں معبد الجہنی نہیں،بلکہ ایک دوسرے صحابی معبدؓ،جن سے حسن البصریؒ نے روایت کیا ہے،وہ موجود ہیں، جس کی تفصیل اوپر ہم نے بیان کردی ہے۔لہذا ظہیر صاحب کا اعتراض ہی مردود ہے۔

نوٹ:

---

[9] **ابن عدیؒ کا اعتراض اور اس کا جواب :**

امام ابن عدیؒ **(م ۳۶۵؁ھ)** کہتے ہیں کہ "ولم یقلہ احد عن معبد فی ھذا الاسناد الا ابو حنیفۃ" اس سند میں امام ابو حنیفہؒ کے علاوہ کسی نے معبد رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا ہے۔**(الکامل ج:۴ص:۱۰۲)**

حالانکہ یہ بات بھی صحیح نہیں ہے ،کیونکہ **دلیل نمبر:٦** کے تحت ابن سیرینؒ نے بھی معبد رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے۔

امام دار قطنیؒ نے جس روایت کو مرسل کہا: وہ دلیل نمبر ٦ میں موجود روایت ہے، لیکن تحقیق کے لحاظ سے نہ وہ روایت مرسل ہے اور نہ ہی اس کے راوی معبد الجہنی تابعی ہیں، لہذا اس روایت پر اعتراض صحیح نہیں ہے، جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

اعتراض نمبر ۲ :

ظہیر صاحب کہتے ہیں کہ اس سند کو دارومدار نعمان بن ثابت پر ہے، جو کہ بالاجماع مجروح ہے، نیز کہتے ہیں کہ کسی ثقہ امام سے اس کا ثقہ ہونا بسند صحیح ثابت نہیں۔ **(صفحہ: ۳۱)**

الجواب:

الحمد للہ، **الاجماع، شمارہ نمبر ۳،** سے امام ابو حنیفہؒ کی توثیق صحیح سند کے ساتھ، ثابت کی جارہی ہیں، نیز دیکھئے **ص: ٦١،** لہذا یہ اعتراض بھی باطل ہے۔

اعتراض نمبر ۳ :

ظہیر صاحب لکھتے ہیں کہ اس میں امام حسن البصریؒ کی تدلیس ہے۔ **(ایضاً)**

الجواب:

حسن البصریؒ طبقات ثانیہ کے مدلس ہیں، جس کا حوالہ گزر چکا، لہذا ان کی تدلیس قابل قبول ہے، نیز امیر المؤمنین فی الحدیث، امام یحییٰ بن معینؒ **(م ۲۳۳ھ)** فرماتے ہیں کہ ' إذا روى الحَسَن البصري عن رجلٍ, فَسَمَّاه, فهو ثقةٌ يحتج بحديثه' جب امام حسن البصریؒ کسی راوی سے روایت کریں، پھر اس کا نام ذکر کریں، تو وہ راوی ثقہ ہے، اس کی حدیثوں سے احتجاج کیا جائے گا۔ **(تاریخ ابن ابی خیثمہ** بحوالہ **تہذیب التہذیب: جلد ا: صفحہ ۱۷٦)** اس سے معلوم ہوا کہ امام یحییٰ بن معینؒ کے نزدیک، امام حسن البصریؒ ثقہ سے ہی روایت کرتے ہیں۔

لہذا جب وہ ثقہ سے روایت کرتے ہیں، تو تدلیس بھی ثقہ ہی سے کرتے ہیں، اس لحاظ سے بھی یہاں پر ان کا عنعنہ مضر نہیں۔
الغرض ظہیر صاحب کے تمام اعتراضات باطل ومردود ہیں، اور یہ حدیث تحقیق کے لحاظ سے صحیح ہے۔

دلیل نمبر ٦ :

- امام بیہقیؒ (م ۴۵۸ھ) فرماتے ہیں کہ :

فاخبرنا ابوبکر بن الحارث انا علی بن عمر ثنا الحسین بن اسماعیل ومحمد بن مخلد قالا ثنا محمد بن عبداللہ الزبیری ابوبکر ثنا یحی بن یعلی ثنا ابی ثنا غیلان عن منصور الواسطی ۔۔۔۔ہو ابن زاذان ۔۔۔۔عن ابن سیرین عن معبد الجہنی قال کان النبی ﷺ یصلی الغداۃ فجاء رجل اعمی وقریب من مصلی رسول اللہ ﷺ بئر علی رأسہا جلۃ ۔فجاء الاعمی یمشی حتی وقع فیہا ۔فضحک بعض القوم وہم فی الصلاۃ ،فقال النبی ﷺ بعد ما قضی الصلاۃ ”من ضحک منکم فلیعد الوضوء والصلاۃ “۔

معبد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فجر کی نماز پڑھا رہے تھے اتنے میں ایک نابینا صاحب آئے ۔۔۔اور نبی ﷺ کے مصلے کے پاس ایک کنواں تھا۔۔۔ان کے سر پر ایک بڑا ٹوکرا تھا۔تو وہ نابینا صاحب چلتے ہوئے آئے یہاں تک کہ اس میں گر پڑے۔اس پر کچھ لوگ نماز ہی کی حالت میں ہنس پڑے،تونماز مکمل کرنے کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا :جو لوگ ہنسے ہیں وہ وضو اور نماز دہرا لیں۔ **(الخلافیات للبیہقی ج:۱ص:۳۹۵)**

اسکین:

الخلافيات
بين الإمامين
الشافعي وأبي حنيفة وأصحابه
لشيخ السنة الإمام الحافظ
أبي بكر البيهقي
٣٨٤-٤٥٨ هـ
تحقيق ودراسة
فريق البحث العلمي بشركة الروضة
يحقق لأول مرة على خمسة أصول خطية
المجلد الأول
الروضة للنشر والتوزيع

كتاب الطهارة ٣٩٥

مَنْصُورٍ، وَإِنَّمَا رَوَاهُ مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ مَعْبَدٍ، وَمَعْبَدٌ هَذَا لَا صُحْبَةَ لَهُ، وَيُقَالُ: إِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ مِنَ التَّابِعِينَ، حَدَّثَ بِهِ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: غَيْلَانُ بْنُ جَامِعٍ، وَهُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ، وَهُمَا أَحْفَظُ مِنْ أَبِي حَنِيفَةَ لِلْإِسْنَادِ(١).

أَمَّا حَدِيثُ غَيْلَانَ بْنِ جَامِعٍ:

[٧١١] فَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ، أنا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّهَيْرِيُّ أَبُو بَكْرٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى، ثنا أَبِي، ثنا غَيْلَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ الْوَاسِطِيِّ -هُوَ ابْنُ زَاذَانَ- عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْغَدَاةَ، فَجَاءَ رَجُلٌ أَعْمَى، وَقَرِيبٌ مِنْ مُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِئْرٌ عَلَى رَأْسِهَا جُلَّةٌ(٢)، فَجَاءَ الْأَعْمَى يَمْشِي حَتَّى وَقَعَ فِيهَا، فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَهُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَمَا قَضَى الصَّلَاةَ: «مَنْ ضَحِكَ مِنْكُمْ فَلْيُعِدِ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ»(٣).

وَأَمَّا حَدِيثُ هُشَيْمٍ:

[٧١٢] فَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ، أنا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ. وَعَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ مُرْسَلًا [د/ ٦٨] بِبَعْضِ مَعْنَاهُ(٤).

(١) سنن الدارقطني (١/ ٣٠٦).
(٢) في (س): «جلد». والجلة: وعاء من خوص يوضع فيه التمر.
(٣) أخرجه الدارقطني في السنن، رواية الحارثي (ق٣٢/ ب).
(٤) المصدر السابق (ق٣٢/ ب).

اس روایت کے راویوں کی تفصیل یہ ہے :

۱) امام بیہقیؒ (م ۴۵۸ھ) مشہور ثقہ امام اور حافظ الزمانہ ہیں۔(**تاریخ الاسلام ج:۱۰ص:۹۵**)

۲) ابو بکر ابن الحارثؒ جن کا پورا نام احمد بن محمد بن احمد بن عبداللہ بن الحارثؒ (م ۴۳۰ھ) ہے۔وہ بھی ثقہ ،حافظ ہیں۔ (**السلسبیل النقی فی تراجم شیوخ البیہقی ص:۲۲۸**)

۳) امام ،حافظ عمر بن علی الدارقطنیؒ (م ۳۸۵ھ) کی ذات بھی مشہور ومعروف ہے آپ کے تعارف کی ضرورت نہیں ہے۔

۴) فقیہ ،حافظ حسین بن اسماعیل القاضیؒ (م ۳۳۰ھ) اور ان کے متابع میں موجود محمد بن مخلد بن حفص البغدادیؒ (م ۳۳۱ھ) دونوں بھی ثقہ ہیں۔(**الدلیل المغنی لشیوخ الامام ابی الحسن الدارقطنی ص:۱۸۹،۴۵۹**)

۵) محمد بن عبد اللہ ابو بکر الزہیریؒ (م ۲۵۶ھ) بھی ثقہ راوی ہیں۔(**کتاب الثقات للقاسم ج:۸ص: ۳۷۰**)

٦) یحیی بن یعلی المحاربیؒ (م ۲۱٦ھ) صحیحین کے راوی ہیں اور ثقہ ہیں۔(**تقریب رقم :۷٦۷۵**)

۷) ان کے والد یعلی بن الحارثؒ (م ۱٦۸ھ) بھی ثقہ ہیں اور صحیح بخاری و صحیح مسلم کے راوی ہیں۔(**تقریب رقم :۷۸۴۰**)

۸) منصور بن زاذانؒ کی توثیق گزرچکی دیکھئے (**ص:۸**)

۹) امام محمد بن سیرینؒ (م ۱۱۰ھ) بھی ثقہ ،حجت اور مضبوط ہیں۔(**تقریب رقم :۹ ۵ ۴ ۷ ، الکاشف**)

۱۰) خالد الجہنیؓ صحابی رسول ہیں ۔(**الاصابہ لابن حجر ج:٦ص:۱۳۰**)[10]

---

[10] **اعتراض :**

امام دارقطنیؒ اور امام بیہقیؒ کا کہنا ہے کہ معبدالجہنی صحابی نہیں ہیں اور کہا جاتا ہے کہ انہوں نے سب سے پہلے تقدیر کے بارے میں کلام کیا تھا۔(**سنن دارقطنی ،معرفۃ السنن والآثار**) لہذا یہ روایت مرسل ہے۔

الجواب:

معلوم ہوا کہ یہ روایت بھی صحیح ہے۔

الغرض ان دلائل سے ثابت ہوا کہ نماز میں قہقہہ لگانے سے نماز کے ساتھ ساتھ وضو بھی باطل ہو جاتا ہے۔

نیز امام ابو حنیفہ (م ١٥٠ھ) ،امام اوزاعی (م ١٥٧ھ) ،امام سفیان ثوری (م ١٦١ھ) ،فقیہ عبیداللہ بن حسن العنبری (م ١٦٨ھ) ،امام ابویوسف (م ١٨٢ھ) ،امام محمد بن حسن الشیبانی (م ١٨٩ھ) وغیرہ کا بھی یہی قول ہے کہ نماز میں قہقہہ لگانے سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے اور دلیل کے رو سے یہی راجح ہے۔**(کتاب الاصل المعروف بالمبسوط ج:١ص:٥٧،کتاب الحجۃ للامام محمد ج:١ص:٢٠٣،اختلاف الفقہاء للمروزی ص:١١٤، مختصر اختلاف العلماء ج:١ص:١٦١،الاوسط لابن المنذر ج:١ص:٢٢٦)**

امام ابن ابی حاتم (م ٣٢٧ھ) اور امام ابوعمر بن عبدالبر (م ٤٦٣ھ) وغیرہ نے صراحت کی ہے کہ معبد جہنی رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں اور وہ اس معبد الجہنی کے علاوہ ہیں جنہوں نے تقدیر کے بارے میں کلام کیا ہے۔ابن عبدالبر نے دوسرا قول نقل کیا کہ کہاجاتا ہے کہ معبد الجہنی ہی صحابی ہیں ،جس کا رد کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی (م ٨٥٢ھ) نے لکھا ہے کہ :

قلت:ھذا الثانی باطل،فان القدری وافق ھذا الصحابی فی اسم ابیہ و نسبہ۔

(میں کہتا ہوں کہ یہ دوسرا قول (کہ قدری معبدالجہنی ہی صحابی ہیں) باطل ہے ،کیونکہ قدری معبد الجہنی نے معبدالجہنی صحابی کے باپ اور ان کے نسب کے ساتھ موافقت کی(یعنی دونوں کے والد کا نام اور نسب ایک ہی ہے۔)۔**(الاصابہ لابن حجر ج:٦ص:١٣٠،الاستیعاب لابن عبدالبر ج:٣ص:١٤٢٦)** مطلب نام اور نسب ایک جیسا ہونے کی وجہ سے بعض لوگوں نے کہہ دیا کہ قدری معبد الجہنی ہی صحابی ہے ،جو کہ صحیح نہیں ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ قدری معبد الجہنی کے علاوہ بھی ایک صحابی رسول معبد الجہنی رضی اللہ عنہ کے نام سے ہیں۔لہذا یہاں پر وہ ہی مراد ہیں۔

الغرض دارقطنی اور بیہقی کا اعتراض صحیح نہیں ہے ۔

نوٹ: اس سے ابن عدی کا اعتراض [کہ اس سند میں امام ابوحنیفہ کے علاوہ کسی نے معبد رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا ہے،دیکھئے **ص:١٨**] اور اسی طرح غیر مقلد محمد خبیب احمد صاحب کا اعتراض بھی [**الاعتصام:ص٢٥،٢٠٠٨،٣٠مئی-٥جون**] باطل اور غیر صحیح ہوتا ہے۔